مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ختم نبوۃ کراچی

مَنِ ارْتَدَّ فَاقْتُلُوْهُ

حدیث رسولؐ

پاکستان میں مرتد کی اسلامی سزا فوری طور پر جاری کی جائے

میونسپل اسٹیڈیم سکھر میں عظیم الشان اور تاریخی ختم نبوت کانفر

سکھر انتظامیہ منزل گاہ کیس

داخلہ

جامعہ تعلیمات اسلامیہ

دینی مدارس اور طبیہ کالج سے فارغ حضرات کیلئے تخصص

- ۱ التخصص فی علوم الکتاب والسنۃ۔
- ۲ التخصص فی الدعوۃ واصول الدین۔
- ۳ التخصص فی الفقہ والقضاء
- ۴ التخصص فی الطب الاسلامی

ہر چہار تخصصات کیلئے قیام و طعام کے علاوہ ۲۰۰ سے ۴۰۰ روپیہ ماہوار وظیفہ

موقوف علیہ یا الثانویہ اور مڈل و میٹرک پاس حضرات کے لئے

۱۔ العالمیہ فی علوم الاسلامیہ والعربیہ تک کی دینی تعلیم
۲۔ سکول اور کالج کی تعلیم مڈل سے بی اے تک
العالمیہ کی سند حکومت پاکستان کے ہاں ایم اے اسلامیات کے برابر تسلیم شدہ
۔ جامعہ طبیہ اسلامیہ میں داخلہ
۴۔ فاضل عربی کی تیاری و امتحان۔

شعبہ حفظ قرآن مجید، قراءۃ و تجوید

حفظ و تجوید کے ساتھ ابتدائی دینی تعلیم و تربیت کا خصوصی اہتمام

ابتدائی عربی اور پرائمری کے طلبہ کے لئے حسب استعداد مدت کی کمی بیشی مکمل جائزہ کے بعد۔

مڈل و میٹرک پاس طلبہ کے لئے خصوصی کلاس

۱۔ المتوسط سے العالمیہ تک کے ساتھ ساتھ ۲۔ الیف اے تک کے امتحانات کا اہتمام

- المتوسط سے العالمیہ اور
- ۲ میٹرک سے بی اے تک کے امتحانات کی تعلیم

شہری طلباء کے لئے جامعہ تعلیمات اسلامیہ کی فروع (شاخیں)

۱۔ فرع جامعہ تعلیمات اسلامیہ گوبند پورہ میں: ۱۔ شعبہ حفظ (۲) ابتدائیہ (پرائمری) (۳) المتوسط
۲۔ فرع جامعہ تعلیمات اسلامیہ اسلام نگر میں (۱) ابتدائیہ (۲) المتوسط (۳) مڈل کا سلسلہ جاری ہے۔

اہم خصوصیات

(۱) ہر قسم کی فرقہ بندی سے پاک ماحول (۲) تعلیم کے ساتھ تربیت کا اہتمام (۳) دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ سکول و کالج کی تعلیم (۴) تعلیم و تربیت کے علاوہ جسمانی صحت کیلئے ورزش و کھیل اور (۵) اعلیٰ ذوق کی استواری کے لئے عربی اردو و انگریزی میں مذاکرات و مجالس (۶) سیر و تفریح نیز تربیتی اور معلوماتی

داخلہ کی مدت قریب الاختتام ہے، بلا تاخیر رابطہ قائم فرمائیے

عبدالرحیم اشرف، ادارہ تعلیمات اسلامیہ، پاکستان فیصل آباد، فون: ذاتی ۲۳۰۲۱ جامعہ ۵۰۳۸۲

Syed Irfan Ali,
A.M.I.E. (LOND)
A-3/5 Pak Colony,
Manghopir Rd, Karachi-16.

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

مدیر مسئول
عبدالرحمن یعقوب باوا

۱۴، تا ۲۰، ذیقعدہ ۱۴۰۵ھ
مطابق
۲ تا ۸ اگست ۱۹۸۵ء

ختم نبوت

زیر سرپرستی
حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم سجادہ نشین
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمن — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر — مولانا بدیع الزمان
مولانا منظور احمد الحسینی

بدل اشتراک

سالانہ ۷۰/ روپے — ششماہی ۴۰/ روپے
سہ ماہی ۲۰/ روپے
فی پرچہ : ۲ روپے

رابطہ دفتر

مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون نمبر :- ۷۱۱۶۷۱

اس شمارے میں

۱۔ خصائل نبوی	۴
۲۔ ابتدائیہ	۵
۳۔ صحابی کی تعریف	۷
۴۔ شیخ الحدیث محمد عبداللہ	۱۰
۵۔ قادیانی وکیل کو جواب	۱۲
۶۔ آپ کے مسائل	۱۴
۷۔ استفتاء	۱۶
۸۔ عیسائیت کیا ہے؟	۱۸
۹۔ سفر کی ڈائری	۲۰
۱۰۔ اخبار ختم نبوت	۲۲

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد/راولپنڈی	عبدالرؤف جتوئی
گوجرانوالہ	حافظ محمد ثاقب
ڈھور	ملک کریم بخش
فیصل آباد	مولوی فقیر محمد
سرگودھا	ایم اکرم طوفانی
ملتان	عطاء الرحمن
بہاولپور	ذبیح فاروقی
لیہ/کروڑ	حافظ خلیل احمد اثا
پشاور	نورالحق نور
مانسہرہ/ہزارہ	سید منظور احمد آسی
ڈیرہ اسماعیل خان	ایم شعیب گنگوہی
کوئٹہ	نذیر تونسوی
حیدرآباد سندھ	نذیر بلوچ
کنڑی	ایم عبدالواحد
سکھر	ایچ غلام محمد
ٹنڈو آدم	حماداللہ عرف ولی اللہ

بدل اشتراک : برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۲۱۰ روپے
کویت، اومان، شارجہ، دوبئی، اردن اور شام	۲۳۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۲۷۰ روپے
افریقہ	۴۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپے

بیرون ملک نمائندے

کینیڈا	آفتاب احمد	ناروے	غلام رسول
ٹرینیڈاڈ	اسمٰعیل ناخدا	افریقہ	محمد زبیر افریقی
برطانیہ	محمد اقبال	ماریشس	ایم اخلاص احمد
اسپین	راجہ حبیب الرحمٰن	ری یونین فرانس	عبدالرشید بزرگ
ڈنمارک	محمد ادریس	بنگلہ دیش	محی الدین خان

عبدالرحمٰن یعقوب باوا نے کلیم الحسن نقوی انجمن پریس کراچی سے چھپوا کر 29/A ساؤتھ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی سے شائع کیا۔

خصائل نبوی ﷺ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی گریہ وزاری کا ذکر

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری رحمہ اللہ تعالیٰ

۴۔ حدثنا محمود بن غیلان حدثنا ابو احمد حدثنا سفیٰن عن عطاء بن السائب عن عکرمۃ عن ابن عباس قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابنۃ لہٗ تقضی فاحتضنہا فوضعہا بین یدیہ فماتت وھی بین یدیہ وصاحت ام ایمن فقال یعنی النبی صلے اللہ علیہ وسلم اتبکین عند رسول اللہ فقالت الست اراک تبکی قال انی لست ابکی انما ھی رحمۃ ان المومن بکل خیر علیٰ کل حال ان نفسہٗ تنزع من بین جنبیہ وھو یحمد اللہ تعالیٰ

۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لڑکی قریب الوفات تھیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو گود میں اٹھایا اور اپنے سامنے رکھ لیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہی رکھے رکھے ان کی وفات ہوگئی۔ ام ایمن (جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک باندی تھیں) چلا کر رونے لگیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اللہ کے نبی ﷺ کے سامنے ہی چلا کر رونا شروع کر دیا (چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی آنسو ٹپک رہے تھے۔ اس لیے) انہوں نے عرض کیا کہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی تو رو رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ رونا ممنوع نہیں۔ یہ اللہ کی رحمت ہے۔ (کہ بندوں کے قلوب کو نرم فرمائیں اور ان میں شفقت و ... کا مادہ عطا فرمائیں، پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن ہر حال میں خیر ہی میں رہتا ہے حتیٰ کہ خود اس کا نفس نکالا جاتا ہے اور وہ حق تعالیٰ شانہٗ کی حمد کرتا ہے۔

فائدہ اس میں علماء کا اختلاف ہے کہ یہ قصہ کس صاحبزادی کا ہے۔ محدثین اور مؤرخین کی تحقیق کے موافق صاحبزادیوں میں سے کسی کا بھی یہ واقعہ نہیں تھا۔ بلکہ دھیوتی یا دھیوتے کا ہے اور ممکن ہے کہ کوئی سے صاحبزادہ کا ہو کر بواسطہ اولاد کے واقعات میں اس قسم کے حالات پیش آتے ہیں جس کا بھی واقعہ ہو۔ اس جگہ مقصود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نرم دلی کا بیان کرنا ہے کہ سنگدلی شفقت کے خلاف ہے اور اولاد کے ساتھ فطری محبت نہ نبوت کے منافی ہے نہ ولایت کے بلکہ نرم دلی ممدوح ہے۔

۵۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا عبد الرحمٰن بن مھدی حدثنا سفیٰن عن عاصم بن عبید اللہ عن القاسم بن محمد عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل عثمان بن مظعون وھو میت وھو یبکی او قال وعیناہ تھراقان

۵۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون کی پیشانی کو ان کی وفات کے بعد بوسہ دیا۔ اس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو ٹپک رہے تھے۔

فائدہ یہ جلیل القدر صحابی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی بھائی ہیں۔ ابتداء اسلام میں تیرہ ۱۳ نفر کے بعد مسلمان ہوئے تھے۔ اول حبشہ کو ہجرت کی۔ اس کے بعد مدینہ منورہ کو ہجرت کی۔ بڑے عابد زاہد تھے۔ شراب پینا جب جائز تھا۔ جب بھی انہوں نے اس کا استعمال ترک کر رکھا تھا۔ مہاجرین میں سب سے پہلے ان کی ہی وفات ہوئی ہے۔ شعبان ۳ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ اور بقیع میں دفن ہوئے۔

۶۔ حدثنا اسحٰق بن منصور حدثنا ابو عامر حدثنا فلیح وھو ابن سلیمان عن ھلال بن علی عن انس بن مالک قال شھدنا ابنۃ لرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس علی القبر فرایت عینیہ تدمعان فقال افیکم رجل لم یقارف اللیلۃ قال ابو طلحۃ انا قال انزل فنزل فی قبرھا۔

۶۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صاحبزادی (ام کلثوم) کی قبر پر تشریف فرما تھے۔ اور آپ ﷺ کے آنسو جاری تھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ قبر میں وہ شخص اترے جس نے آج رات مجامعت نہ کی ہو۔ ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ میں ہوں۔ حضور اکرم

باقی صـ۱۵ پر

مرتد کی شرعی سزا کے نفاذ کا مطالبہ

آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے زیر اہتمام ۱۱، ۱۲ جولائی کو میونسپل سٹیڈیم سکھر میں تاریخی ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی اس کانفرنس میں حکومت سے جہاں اور بہت سے مطالبات کیے گئے۔ وہاں یہ مطالبہ بڑی شدت سے اٹھایا گیا کہ

"ملک میں فوری طور پر مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے"

پاکستان ایک مسلم مملکت ہے جس کے لیے لاکھوں مسلمانوں نے اپنی جان و مال اور عزت و آبرو کی قربانیاں پیش کیں مقصد صرف ایک تھا کہ

جان جاتی ہے تو جائے خیر ہو اسلام کی
اور دنیا میں رہے عزت نبیؐ کے نام کی

اتنی عظیم قربانیاں پیش کرنے، عزت و آبرو لٹوانے اور ننھے منے معصوم بچوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے ذبح کروانے کے بعد یہاں اسلام نہ آئے۔ نبی کریم علیہ التحیتہ والتسلیم کی عزت و ناموس کا تحفظ نہ ہو۔ بے دین اور ملحدانہ نظریات رکھنے والے عناصر آزاد ہوں۔ نبیؐ کے دشمن ختم نبوت کے باغی دائرہ ایمان کے ڈاکو مختلف ہتھکنڈوں سے مسلمانوں کا ایمان لوٹنے میں مصروف ہوں۔ تو پھر اس اسلامی سلطنت کے قیام اور اس کے حصول کے لیے دی گئی قربانیوں کا اصلی مقصد ہی فوت ہو کر رہ جاتا ہے۔

سابقہ حکومتوں کو چھوڑیے اس لیے کہ وہ اسلام کی مدعی نہیں تھیں۔ لیکن موجودہ حکومت جو اسلام کی مدعی ہے اس نے بھی آٹھ سال کے عرصے میں کوئی ایسا قدم نہیں اٹھایا جس سے یہ معلوم ہو سکے کہ واقعی پاکستان ایک اسلامی مملکت ہے۔ اور اگر کوئی قدم اٹھایا بھی گیا ہے تو اس کی حیثیت کاغذی کاروائی سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔ اندریں حالات آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا یہ مطالبہ قیام پاکستان کے اصل مقصد، اس کے بنیادی نظریے اور اسلامی شریعت کے عین مطابق ہے جو مسلمان بھی دین سے پھر جائے خواہ وہ عیسائی ہو جائے، ہندو ہو جائے، قادیانی بن جائے۔ الغرض اسلام کے سوا کوئی سا بھی مذہب بھی اپنا لے اس کی سزا قتل اور صرف قتل ہونی چاہیے۔ اس سلسلہ میں ہم یہ عرض کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ اسلامی نظریاتی کونسل نے بھی مرتد کی شرعی سزا کے نفاذ کی سفارش کی ہے جو حکومت کی اپنی قائم کردہ ہے اور جس کے ممبران حکومت کے ہی نامزد کیے ہوئے ہیں۔

امت مسلمہ میں مرتد کی سزا کے بارے میں دو رائے نہیں ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ہی منکرین زکوٰۃ اور جھوٹے مدعیان نبوت کا فتنہ اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ جب مدعیان نبوت مسیلمہ کذاب نے اپنا خط دے کر اپنے دو سفیر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجے تو آپؐ نے انہیں دیکھ فرمایا تھا کہ:-

"اگر سفیروں کا قتل روا ہوتا تو میں انہیں قتل کرا دیتا"

وہ دونوں مسیلمہ کذاب کی جھوٹی نبوت کے پیروکار تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محض اس لیے انہیں چھوڑ دیا کہ وہ سفیر بن کر آئے تھے اگر

وہ سفیر نہ ہوتے تو آپ ؐ انہیں قتل کرا دیتے ۔ اس ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ جو مسلمان امت مسلمہ کے اجماعی عقیدے ختم نبوت کے خلاف ورزی کرتے ہوئے کسی اور کو نبوت کے منصب پر بٹھاتا ہے وہ مرتد ہے اور مرتد کی سزا اسلام میں قتل ہے ۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد جب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تخت خلافت پر متمکن ہوئے تو فتنۂ ارتداد زوروں پر تھا ، لوگ زکوٰۃ کا انکار کرنے لگے تھے ۔ کئی قبائل اس رو میں بہہ کر مرتد ہوگئے ۔ اس کے ساتھ مسیلمہ کذاب ، طلیحہ اسدی ، اسود عنسی اور سجاح نامی ایک عورت نے نبوت کا دعویٰ کرکے امت مسلمہ میں دراڑیں ڈالنے کی کوشش کی ، ہزاروں افراد ان کے دام تزویر میں پھنس گئے خلافت راشدہ کے اولین تاجدار سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جہاں مرتد اور منحرف قبائل کو راہ راست پر لانے کے لیے فوج روانہ کی وہاں مدعیان نبوت کا قلع قمع کرنے کے لیے بھی لشکر روانہ کیا اور کامیابی سے ہمکنار ہوئے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یہ عمل آنے والے مسلم حکمرانوں کی آنکھیں کھولنے کے لیے کافی ہے ۔

عموماً ہمارا مغرب زدہ طبقہ اسلامی سزاؤں خاص طور پر مرتد کی شرعی سزا پر ناک بھوں چڑھاتے ہوئے فوراً ان سزاؤں کو ظلم قرار دے ڈالتا ہے ۔ حالانکہ وہی طبقہ جب کرسی اقتدار پر بیٹھتا ہے تو اپنے سیاسی مخالفین کو ملک و ملت کا باغی اور دشمن قرار دیکر ان کے ساتھ انتہائی بھیانک اور بدترین سلوک روا رکھتا ہے ۔ ان کو قتل اور پھانسی تک کی سزائیں دی جاتی ہیں ، ملک میں کہیں بھی حکومت کے خلاف مظاہرے وغیرہ ہوں تو انہیں گولیوں سے بھون دیا جاتا ہے ۔

ہم کسی کی صفائی نہیں دے رہے نہ ہمارا سیاست اور سیاسی جماعتوں سے کوئی تعلق ہے ۔ نہ ہم اس بات کے حق میں ہیں کہ اگر واقعتاً کوئی ملک و قوم کا غدار یا باغی ہو تو اسے سزا نہ دی جائے ۔ ضرور سزا دیجیے لیکن جو لوگ قرآن و حدیث کے منکر ہوں ، جو سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے باغی ہوں اور کھلم کھلا نہ صرف بغاوت بلکہ جارحیت اور تشدد پر اترے ہوئے ہوں ۔ انہیں چھوڑ دینا ۔ ان کا ایکشن ... ان کے بارے میں رواداری برتنے کا سبق پڑھانا کہاں کی دانشمندی اور کہاں کا انصاف ہے ؟

قادیانیوں کے بارے میں ہم یہ بات دعویٰ سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ اسلام اور تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کے ہی باغی نہیں بلکہ پوری ملت اسلامیہ اور پاکستان کے بھی باغی اور غدار ہیں ۔ وہ پوری دنیا کے کم و بیش ایک ارب مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں ۔ انہیں کنجریوں کی اولاد اور سوروں اور کتیوں سے بھی بدتر سمجھتے ہیں ۔ یہ ان کا ایمان ہے کیونکہ ان کے "نبی" مرزائے قادیان کا فرمان ہے ۔ وہ مرزائے قادیان کو چودھویں رات کا چاند اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو (العیاذ باللہ) پہلی رات کا چاند کہتے ہیں ۔ الغرض ان کے تمام عقائد و نظریات اسلام اور ملت اسلامیہ کے خلاف ہیں ۔ اس لیے ان کے ساتھ وہی سلوک ہونا چاہیے جو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسیلمہ کذاب طلیحہ اسدی اسود عنسی اور سجاح کے پیروکاروں کے ساتھ کیا تھا ۔ اور وہ ہے ۔

من ارتد فاقتلوہ

ہمیں امید ہے کہ حکومت اس عوامی مطالبے کو تسلیم کرنے میں لیس و پیش سے کام نہیں لے گی اور ملک میں مرتد کی شرعی سزا نافذ کرکے عوام میں پھیلی ہوئی بے چینی کا فوری طور پر سدباب کرے گی ۔

عقیدۂ ختم نبوت اور ناموس رسالت ؐ کے تحفظ کے لیے

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان سے تعاون کیجیے

عبدالسلام ندوی

صحابی کی تعریف اور شناخت

صحابہؓ کی شناخت

جن بزرگوں کی نسبت صحابی ہونے کا دعویٰ کیا جاتا ہے اس کی صحت کی دلیلیں اور علامتیں یہ ہیں :-

(۱) کہ ان کا صحابی ہونا بطریق تواتر ثابت ہو، مثلاً حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور تمام اکابر صحابہؓ کا صحابی ہونا اسی طریقہ سے ثابت ہے۔

(۲) ان کے صحابی ہونے کا ثبوت اگر تواتر کے درجہ تک نہ پہنچ سکے تو کم از کم بطریق روایتِ مشہور ان کا صحابی ہونا ثابت ہو، حضرت عکاشہ بن محصنؓ، حضرت ضمام بن ثعلبہؓ وغیرہ کا صحابی ہونا اسی طریقہ سے ثابت ہے۔

(۳) جن صحابہ کا صحابی ہونا یقینی طور پر ثابت ہے ان کی شہادت سے بھی اس کا ثبوت ہو سکتا ہے مثلاً ایک صحابی کا یہ کہنا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فلاں شخص کے ساتھ حاضر ہوا، یا آپ نے میرے سامنے فلاں شخص سے گفتگو کی اس شخص کے صحابی ہونے کی دلیل ہے بشرطیکہ وہ مسلمان ہو۔

(۴) اسی طرح ثقات تابعین کی شہادت سے بھی اس کا ثبوت ہو سکتا ہے۔

(۵) چونکہ روایت سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ عہد خلافت میں صرف صحابہؓ ہی امیر العسکر بنائے جاتے تھے اس لئے اگر غزوات وفتوحات میں کسی کی نسبت یہ ثابت ہو جائے کہ وہ امیر بنایا گیا، تو اس سے بھی اس کی صحابیت ثابت ہو جائے گی۔

(۶) روایات سے یہ بھی ثابت ہے کہ صحابہؓ کے گھروں میں جب بچے پیدا ہوتے تھے تو وہ تبرکاً تحنیک کی غرض سے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کرتے تھے، اس لئے جن بچوں کی نسبت روایۃً سے یہ ثابت ہو جائے، ان کا صحابی ہونا بھی ثابت ہو جائے گا۔

(۷) روایات سے یہ بھی ثابت ہے کہ فتح مکہ کے بعد مکہ اور طائف کے تمام لوگ مسلمان ہو کر حجۃ الوداع میں شریک ہوئے تھے، اس لئے جن لوگوں کی نسبت یہ ثابت ہو جائے کہ وہ اس وقت موجود تھے ان کا صحابی ہونا بھی ثابت ہو جائے گا۔

(۸) لیکن اگر کوئی شخص بذاتِ خود صحابی ہونے کا مدعی ہو، اور اس کے دعوے کی صحت کے لئے متذکرۂ بالا دلیلوں میں سے کوئی دلیل موجود نہ ہو تو اس کی نسبت محدثین کی مختلف رائیں ہیں :

(۱) بعض محدثین کا خیال ہے کہ چونکہ وہ خود اپنے لئے ایک شرف کو ثابت کرنا چاہتا ہے اس لئے اُس کا دعویٰ مقبول نہ ہوگا۔

(۲) بعضوں کے نزدیک اگر وہ نہایت مختصر اور محدود صحبت کا مدعی ہو تو اس کا دعویٰ قبول کر لیا جائے گا، کیونکہ بہت سی گھڑیاں ایسی ہوتی تھیں جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تنہا رہتے تھے اس لئے اگر اس حالت میں کسی نے آپ سے ملاقات کی ہو، یا آپ کو دیکھا ہو، تو اس کا ثبوت کسی دوسرے صحابی کی شہادت سے بمشکل ہو سکتا ہے۔

(۳) لیکن اگر اس نے یہ دعویٰ کیا کہ اس نے مدتوں آپ کی صحبت اٹھائی ہے اور مدتوں سفر و حضر میں آپ کے ساتھ رہا ہے، تو اس کا یہ دعویٰ مقبول نہ ہوگا کیونکہ ایسے شخص کو عام طور پر لوگ آپ کے پاس دیکھتے رہے ہوں گے اس لئے جب تک اس کی صحابیت نقلِ صحیح اور روایتِ عامہ سے ثابت نہ ہو جائے اس کا دعویٰ مقبول نہیں ہو سکتا۔

(۴) لیکن محدث ابن البر نے اس معاملہ میں بہت زیادہ فیاضی کی ہے اور دو شرطوں کے ساتھ اس قسم کے اشخاص کے دعووں کو مطلقاً مقبول قرار دیا ہے، ایک یہ کہ اس دعویٰ سے پہلے اس شخص کا عادل، ثقہ اور مقبول الروایۃ ہونا ثابت ہو، دوسرے یہ کہ خارجی قرائن اس کے دعویٰ کی تکذیب نہ کرتے ہوں مثلاً ہجرت کی ایک صدی گذرنے کے بعد اگر کوئی شخص دوسری صدی کے دسویں سال صحابی ہونے کا مدعی ہو تو اس کا دعویٰ مردود قرار دیا جائے گا، کیونکہ روایات سے ثابت ہو گیا ہے کہ پہلی صدی ہجری کے ختم ہونے تک صحابہ کا دور گذر جائے گا، اور اس کے بعد کوئی

صحابی باقی نہ رہے گا چھٹی صدی ہجری میں ایک شخص رتن ہندی گزرا ہے جس نے صحابی ہونے کا دعوے کیا تھا، لیکن محدثین نے اس کو دجال اور کذاب قرار دیا،

صحابہ رضؓ کی عدالت۔

• اگرچہ اصول کا مسلمہ مسئلہ ہے کہ "الصحابۃ کلہم عدول" یعنی تمام صحابہ عادل ہیں لیکن شافعیہ میں ابوالحسین بن القطان نے اس عموم سے اختلاف کیا ہے کیونکہ ان کے نزدیک صحابہ میں چند بزرگ ایسے بھی گزرے ہیں جن سے کچھ لغزشیں سرزد ہوئی ہیں۔ مثلاً ولیدؓ صحابی تھے لیکن انہوں نے شراب پی ہے حاطب بن بلتعہؓ صحابی تھے لیکن انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے منشاء کے خلاف کفار مکہ کو خط لکھا ہے ایک خیال یہ ہے کہ خانہ جنگی کے زمانے سے پہلے گو تمام صحابہ عادل تھے لیکن جب خود صحابہ میں خانہ جنگی پھیل گئی اور صفین و جمل کے معرکے گرم ہوئے تو ان لوگوں کی عدالت قابل بحث و تحقیق ہو گئی، معتزلہ کے نزدیک جن لوگوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے جنگ کی وہ عادل نہیں ہے لیکن جو لوگ حضرت معاویہؓ کے طرف دار ہیں وہ اس کے برعکس دعویٰ کرتے ہیں محدث ماذری نے عدالت کو صرف ان صحابہ کے لئے مخصوص کیا ہے جو شب و روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور آپ کی اعانت میں مصروف رہتے تھے اس لئے ان کے نزدیک ہر صحابی عادل نہیں ہے۔ چنانچہ ان کا قول ہے کہ:۔

لسنا نعني بقولنا "الصحابة عدول" كل من راه صلى الله عليه وسلم يوماً ما او زاره لماماً او اجتمع به لغرض وانصرف عن كثب وانما نعني به الذين لازموه وعزروه ونصروه واتبعوا النور الذي انزل معه اولئك هم المفلحون۔

ہم جو یہ کہتے ہیں کہ "صحابہ عدول ہیں" تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہر وہ شخص جس نے آپ کو کسی دن دیکھ لیا یا چلتے پھرتے آپ کی زیارت کر لی یا کسی غرض سے آپ کی ملاقات کر کے تھوڑی دیر کے بعد واپس گیا عادل ہے، بلکہ اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو ہمیشہ آپ کے ساتھ رہے آپ کی تائید و اعانت کی اور اس نور کا اتباع کیا جو آپ کے ساتھ اتارا گیا تھا یہی لوگ ہیں جو کامیاب ہیں۔

لیکن تمام محدثین کے نزدیک ان آیات کی بنا پر جو قرآن مجید میں عموماً تمام صحابہؓ کے فضائل میں نازل ہوئی ہیں، یہ خصوصیت تمام صحابہ میں پائی جاتی ہے اور ہر زمانہ میں پائی جاتی ہے اس صحابہ کا ہر فرد داخل ہے اور جو لوگ اس اصول کی ہمہ گیری کے مخالف ہیں انہوں نے عدالت کے مفہوم پر غور نہیں کیا ہے عدالت ایک مشترک لفظ ہے جس کے مختلف معنی ہیں۔ مثلاً

(۱) کبھی عدالت کو جور و ظلم کے مقابل میں بولا جاتا ہے اور اس وقت یہ لفظ انصاف کا مرادف ہو جاتا ہے

(۲) کبھی فسق فجور کے مقابل میں استعمال کیا جاتا ہے اور اس وقت یہ لفظ تقویٰ کا ہم معنی ہوتا ہے۔

(۳) کبھی یہ لفظ صرف عصمت پر دلالت کرتا ہے اور یہ وصف صرف انبیاء اور ملائکہ کیساتھ مخصوص ہے۔

(۴) کبھی یہ لفظ گناہوں سے محفوظ رہنے پر دلالت کرتا ہے اور نتائج کے لحاظ سے اگرچہ اس میں اور عصمت میں کوئی فرق نہیں تاہم عصمت ایک ملکہ فطری و وہبی ہے اور گناہوں سے محفوظ رہنا ایک ملکہ کسبی ہے اسی بناء پر انبیاء کو معصوم اور اولیاء کو محفوظ کہا جاتا ہے۔

(۵) کبھی عدالت کے معنی روایت حدیث میں جھوٹ سے بچنے کے ہوتے ہیں اور اس معنی میں عادل اس شخص کو کہتے ہیں جو روایت حدیث میں دروغ بیانی نہ کرتا ہو۔

لیکن یہ کسی محدث کا دعویٰ نہیں ہے کہ صحابہ کوئی کام انصاف کے خلاف نہیں کر سکتے ان سے کوئی فعل تقویٰ و طہارت کے خلاف صادر نہیں ہو سکتا وہ انبیاء کی طرح معصوم ہیں یا وہ تمام گناہوں سے محفوظ ہیں، بلکہ ان کا مقصد صرف یہ ہے کہ کوئی صحابی روایت کرنے میں دروغ بیانی سے کام نہیں لیتا چنانچہ ابن الانباری کا قول ہے کہ:

ليس المراد بعدالتهم ثبوت العصمة لهم واستحالة المعصية منهم وانما المراد قبول رواياتهم من غير تكلف البحث عن اسباب العدالة وطلب التزكية الا ان يثبت ارتكاب قادح ولم يثبت ذلك۔

ابن انباری کا قول ہے کہ صحابہؓ کی عدالت سے یہ مراد نہیں کہ صحابہ بالکل معصوم ہیں اور ان سے گناہوں کا سرزد ہونا محال ہے بلکہ یہ مراد ہے کہ ان کی روایتوں کو اسباب عدالت و ثقاہت کی چھان بین کے بغیر قبول کر لینا چاہئے بجز اس صورت کے جب وہ ایسے امر کا ارتکاب کریں جو روایات میں قادح ہو اور یہ ثابت نہیں ہے۔

مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی کہتے ہیں کہ:

"اہلسنت کا یہ مقررہ عقیدہ ہے کہ صحابہ کل کے کل عادل ہیں" یہ لفظ بار بار بولا گیا ہے اور میرے والد مرحوم (شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ) نے اس لفظ کی حقیقت سے بحث کی تو یہ ثابت ہوا کہ اس موقع پر عدالت کے متداول معنی مراد نہیں ہیں بلکہ صرف عدالت فی روایۃ الحدیث مراد ہے اس کے سوا اور کچھ مراد نہیں ہے اور اس عدالت کی حقیقت روایات میں جھوٹ سے بچنا ہے کیونکہ ہم نے تمام صحابہ کی سیرت کو خوب ٹٹولا یہاں تک کہ ان لوگوں کی سیرت کا بھی مطالعہ کیا جو خانہ جنگیوں، فتنوں، اور لڑائی جھگڑوں میں شریک ہوئے تو ہم کو معلوم ہوا کہ وہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق دروغ بیانی کو سخت ترین گناہ سمجھتے ہیں اور اس سے شدت کے ساتھ احتراز کرتے ہیں۔

صحابہؓ کے طبقے

مختلف حیثیتوں کے لحاظ سے صحابہؓ کے مختلف طبقے ہیں، چنانچہ قلت و کثرتِ روایت کے لحاظ سے ان کے مختلف طبقات قائم کئے گئے ہیں لیکن فضائل و مناقب کے لحاظ سے اہلسنت والجماعت کے نزدیک بالاتفاق ۔

خلفائے راشدین

تمام صحابہؓ سے افضل ہیں اور خلفاء میں بھی بترتیب خلافت مدارج فضیلت قائم ہوئے ہیں خلفاء ،

ازواج مطہراتؓ

افضل ہیں اور ان دونوں کے بعد فضیلت کی ترتیب یہ ہے ،

مہاجرین اوّلینؓ

لیکن ان میں باہم ایک دوسرے پر فضیلت نہیں دی جا سکتی ۔

اہلِ عقبہ

مہاجرین اوّلین کے بعد اہلِ عقبہ تمام صحابہؓ سے افضل ہیں ۔

اہلِ بدر

اہلِ عقبہ کے بعد شرکائے بدر کا درجہ ہے ۔

اہلِ مشاہد

اس کے بعد درجہ بدرجہ اہلِ مشاہد کو فضیلت حاصل ہے یعنی جو غزوہ پہلے ہوا ہے اس کے شرکاء اُن صحابہ سے افضل ہیں جو اس کے بعد کی لڑائیوں میں شریک ہوئے ، خداوند تعالیٰ خود فرماتا ہے :

لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجة من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا وکلا وعد اللہ الحسنیٰ (حدید - ۱)

تم (مسلمانوں) میں سے جن لوگوں نے فتح (مکہ) سے پہلے (راہ خدا میں مال) خرچ کئے اور (دشمنوں سے) لڑے وہ درجہ میں ان (مسلمانوں) سے بڑھ کر ہیں جنہوں نے (فتح مکہ) کے پیچھے (مال) خرچ کئے اور لڑے ، اور (یوں) حسن سلوک کا وعدہ (تو) اللہ نے سب ہی سے کر رکھا ہے ۔

صحابہؓ کا زمانہ

صحابہ کرامؓ کا مبارک زمانہ ابتدائے بعثت سے شروع ہو کر پہلی صدی کے آخر تک ختم ہو گیا ۔ اور اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ معجزانہ پیشینگوئی پوری ہوئی جو ان الفاظ میں کی گئی ہے :

فان راس مائة سنة لا یبقی ممن هو الیوم علی ظهر الارض احد ۔

جو لوگ آج روئے زمین پر موجود ہیں ان میں سے سو سال کے بعد کوئی باقی نہ رہے گا ۔

لیکن ان مبہم الفاظ سے صحابہ کرامؓ کو دھوکہ ہوا اور وہ یہ سمجھے کہ سو سال کے بعد قیامت آ کر تمام دنیا ہی کا خاتمہ کر دے گی ۔ حالانکہ آپ کا مقصد صرف یہ تھا کہ اس پیشینگوئی کے وقت جو لوگ موجود ہیں ان میں سے سب فنا ہو جائیں گے اور نسلِ انسانی کا یہ مخصوص دور ختم ہو جائے گا اور جہاں تک عہدِ صحابہ کا تعلق ہے واقعات بھی اس کی تائید کرتے ہیں ۔

چنانچہ مدینہ کے صحابہ میں حضرت سہل بن سعدؓ آخری صحابی ہیں جنہوں نے باختلافِ روایت سنہ ۸۸ھ میں ۹۶ سال یا سنہ ۹۱ھ میں سو سال کی عمر میں وفات پائی ، وہ خود فرمایا کرتے تھے کہ "اگر میں مر جاؤں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرنے والا کوئی دوسرا نہ ملے گا ۔"

بصرہ کے صحابہ میں حضرت انسؓ بن مالک آخری صحابی تھے جنہوں نے باختلاف روایت سنہ ۹۰ھ یا ۹۱ھ یا ۹۲ھ یا ۹۳ھ میں زیادہ سے زیادہ ۱۰۳ سال کی عمر میں وفات پائی ، خود ان سے ایک شخص نے پوچھا کہ اب کوئی صحابی باقی ہے یا نہیں ؟ تو بولے کہ "دیہات کے چند بدو البتہ باقی رہ گئے ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے ، لیکن اب کوئی ایسا شخص نہیں ہے ، جس نے آپ کی صحبت اٹھائی ہو ۔"

لیکن ان سب میں حضرت ابوالطفیلؓ عامر بن واثلہ سب سے آخری صحابی تھے جنہوں نے سنہ ۱۰۰ھ میں مکہ میں وفات پائی ، وہ خود کہا کرتے تھے کہ "آج میرے سوا روئے زمین پر کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو ۔"

بہرحال حدیث صحیح میں اور عام روایات کے رو سے پہلی صدی کے ختم ہونے کے ساتھ صحابہ کرامؓ کا مبارک دور ختم ہو گیا ، اور اب صرف ان کے اعمالِ صالحہ باقی رہ گئے ہیں ۔

بقیہ : حضرت رائپوریؒ

سے تعزیت کے لیے جامعہ رشیدیہ ساہیوال حاضری ہوئی جامعہ کے در و دیوار غم میں مرجھائے ہوئے تھے ۔ آپ کے بھائی حضرت مولانا فاضل حبیب اللہ رشیدی ناظم اعلیٰ جامعہ رشیدیہ جو صدمات سہہ سہہ کر صدمات و غموں کا مجموعہ بن گئے ہیں ۔ اور غم [illegible] کر مولانا حافظ مطیع اللہ رشیدی جو آپ کے چھوٹے صاحبزادے ہیں سے ملاقات و تعزیت کی ۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت ان کے پسماندگان ، صدقات جاریہ جامعہ رشیدیہ و خیر المدارس کو ان کے نقش قدم پر چلائے ۔ آمین

بقیہ : آپ کے مسائل

نہیں مل سکتا ۔ رہی یہ بات کہ بعض لوگ شراب زنا اور رشوت اور دوسرے گناہوں کی پروا نہیں کرتے تو یہ لوگ بھی گناہ گار ہیں اور مجرم ہیں لیکن ایک جرم کو دوسرے جرم کے لئے دلیل بنانا تو صحیح نہیں ایک شخص اگر زنا کرتا ہے تو کیا اس کے حوالے سے دوسرے شخص کو گناہ کرنا جائز ہو گا ؟

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

رحمتوں کے جمگھٹے میں سو گئے شیخ الحدیثؒ

شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ رائپوری رحمۃ اللہ علیہ

تحریر: مولینا اللہ وسایا، فیصل آباد

اس دفعہ ۲۶ رمضان کو غروب آفتاب کے ساتھ ہی علم وعمل، دیانت وتقویٰ، اخلاص وللّٰہیت کا ماہتاب بھی غروب ہوگیا۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب رائپوری جامعہ رشیدیہ ساہیوال کا سانحۂ ارتحال بھلانے سے بھی نہ بھلایا جاسکے گا۔

ان کی ذاتِ گرامی اللہ رب العزت کی نشانیوں کا مجموعہ تھی۔ وہ آیات من اللہ تھے۔ ان سے خانقاہی آبرو وابستہ تھی۔ ان کو دیکھ کر عظمتِ اسلاف یاد آجاتی تھی۔ ان کی وفات علم وعمل کی وفات ہے، زہد وتقویٰ کی وفات ہے۔ ان کے وجود سے جو خیر وبرکت وابستہ تھی۔ اس سے پورا ملک محروم ہوگیا۔ وہ ایک جہان کو سُونا کرگئے۔

وہ ۸ رمضان المبارک ۱۳۳۰ھ کو پیدا ہوئے اور ۲۷ رمضان المبارک ۱۴۰۵ھ کی شب کا آغاز ہوتے ہی انتقال کرگئے۔ عجیب اتفاق ہے کہ آپ کے والدِ گرامی حضرت مولانا حافظ مفتی فقیر اللہ رائپوریؒ جو حضرت شیخ الہند قدس سرہٗ کے تلمیذ اور مجاز تھے۔ ان کا بھی ۲۱ رمضان یومِ شہادت حضرت علی رضی اللہ عنہ کو انتقال ہوا تھا۔

آپ نے حفظِ قرآن وابتدائی کتب اپنے والدِ گرامی حضرت مفتی فقیر اللہؒ سے پڑھی تھیں۔ تکمیلِ حدیث میں آپ کے استاد حضرت مولانا خیر محمد صاحب جالندھری تھے۔ بعد میں حضرت مولانا خیر محمد صاحبؒ آپ کو شیخ العرب والعجم مولانا سید حسین احمد مدنی اور شیخ الاسلام پاکستان مولانا شبیر احمدؒ عثمانی کی خدمت میں لے گئے۔ انہوں نے بھی آپ کو حدیث کی اجازت سے سرفراز فرمایا۔ اسی طرح شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب نور اللہ مرقدہٗ نے بھی آپ کو حدیث کی اجازت مرحمت فرمائی تھی۔ فراغت کے بعد آپ نے اپنے استاذِ محترم حضرت مولانا خیر محمد صاحبؒ کے حکم پر مدرسہ فیض محمدی (جالندھر) میں متواتر بیس سال ___ اپنے گرامی قدر استاد کی نگرانی میں تمام متداول کتابیں پڑھائیں۔ ایک سال رائے پور مدرسہ رشیدیہ اور تقسیم ملک کے بعد ۲ سال مدرسہ قاسم العلوم فقیروالی میں بھی آپ نے پڑھایا۔

۱۹۴۹ء میں جب جامعہ رشیدیہ ساہیوال میں تعلیم کا آغاز ہوا تو آپ بطور شیخ الجامعہ یہاں تشریف لائے اور پھر تادمِ زیست اس مسند کو عزت بخشی۔ اس عرصہ میں ایک سال کے لیے اپنے استاد محترم مولانا خیر محمد صاحبؒ کے حکم پر آپ خیر المدارس تشریف لے گئے۔ مولانا خیر محمد صاحبؒ کی خواہش یہ تھی کہ آپ مشکوٰۃ شریف پڑھائیں ایک تو آپ کی مشکوٰۃ شریف کی تعلیم ضرب المثل تھی دوسرے آپ کا حدیث پڑھانے میں ہمیشہ مزاج یہ رہا کہ اپنی تحقیق کی بجائے سلف صالحین کی تحقیق پر انحصار فرماتے!

طبیعت میں سادگی، عاجزی، انکساری، تواضع، نیکی اور اخلاص کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ غرضیکہ ایک استاذِ حدیث میں جو صفاتِ محمودہ ہونی چاہییں وہ آپ میں بدرجہ اتم موجود تھیں۔ اس لیے آپ کے حدیث پڑھانے کے اثرات طلبہ کے قلب وجگر پر بھی وارد ہوتے۔ یہی وہ خصوصیات تھیں جن کے باعث آپ کے استاذ مولانا خیر محمد صاحبؒ آپ پر بہت زیادہ اعتماد کیا کرتے تھے۔ کیونکہ مولانا خیر محمد صاحبؒ کا استاذِ حدیث کے متعلق یہی ذوق تھا۔ اور یہ سب کچھ عطیۂ خداوندی اور شیخ الوقت حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہٗ کی توجہات وتربیت کا نتیجہ تھا۔

مولانا خیر محمد صاحبؒ کے ذوقِ حدیث کے متعلق ایک واقعہ مولانا عزیز الرحمٰن سیکرٹری جنرل مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے سنایا کہ استاذ الحدیث حضرت مولانا محمد شریف کشمیری دامت برکاتہم اسباق میں ہمیشہ طلبہ کو خوش رکھا کرتے تھے۔ آپ علمی لطائف وحکایات سے دورانِ اسباق طلبہ کو چاق وچوبند رکھتے۔ کیا مجال جو آپ کے اسباق کے دوران کسی طالب علم کو کوئی نیند یا اونگھ آئے۔

ایک دفعہ مولانا کشمیری نے درس بخاری کے دوران کوئی علمی لطیفہ سنایا۔ جس سے طالب علموں کو ہنسی نکل گئی۔ مولانا خیر محمدؒ دار الحدیث کے قریب سے گزرے طلبہ کو ہنستا دیکھ کر ان کو ایک چوٹ سی لگی۔ مولانا کشمیری کو بعد میں بلاکر فرمایا کہ مولانا حدیث شریف کے سبق کے دوران لطیفہ چاہے وہ علمی کیوں نہ ہو جس سے طلبہ سبقِ حدیث کے دوران قہقہے مارنے لگ جائیں، یہ نہ مجھے پسند اور نہ برداشت، چنانچہ پھر کبھی ایسا نہ ہوا۔

تو مولانا خیر محمد صاحبؒ کی یہ طبیعت وذوق مولانا محمد عبداللہ صاحب کو جامعہ رشیدیہ سے خیر المدارس لائی کہ آپ ہی مشکوٰۃ شریف پڑھائی۔ اسی طرح ایک دفعہ حج پر جاتے ہوتے مولانا خیر محمد صاحبؒ نے مولانا محمد عبداللہ صاحبؒ

کو جامعہ رشیدیہ سے خیر المدارس بلوالیا اور اپنی تمام تدریسی و انتظامی ذمہ داریاں ان کے سپرد کردیں۔ گویا شیخ و استاذ نے اپنی حیات میں اپنی مسند کا ان کو وارث قرار دے کر اس پر بٹھا دیا اور سب کچھ ان کے سپرد کرکے اعتماد کا لازوال سرٹیفکیٹ دے دیا۔ تمام مدرسہ کے مدرسین و طلبا کو بلا کر فرمایا کہ میری عدم موجودگی میں مولانا عبداللہ صاحب کو خیر محمد ہی سمجھا جائے۔

حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب شیخ الحدیث جامعہ رشیدیہ کو ویسے بھی قدرت نے حدیث و فقہ میں خصوصی مہارت نصیب فرمائی تھی۔ اس اعتبار سے بھی وہ بڑے بخت آور تھے کہ حدیث و فقہ پڑھانے والے آپ کے شاگرد ہیں۔ خیر المدارس ملتان کے استاذ حدیث مولانا محمد صدیق صاحب، جامعہ امدادیہ فیصل آباد کے شیخ الحدیث مولانا نذیر احمد، حدیث شریف کی کئی کتابوں کے مترجم حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا عبدالکریم کلاچی، مولانا قاضی عبداللطیف کلاچی، خیر المدارس کے معروف مفتی عبدالستار، علوم شرعیہ کے استاذ مولانا عبدالمجید، تبلیغ و رشد میں مولانا ابوذر بخاری، مفتی زین العابدین، مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا محمد سلیمان طارق، مولانا میرزاہد جزالزاد، مولانا عبداللطیف انور، مولانا حبیب اللہ قاری لطف اللہ، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا علامہ غلام رسول، مولانا گلزار احمد مظاہری، مولانا محمد اسلم انگلستان، مولانا مجاہد الحسینی، مولانا عبدالوحید مکی۔ یہ تمام حضرات اور ان جیسے ہزاروں شاگردانِ رشید آپ کا صدقہ جاریہ ہیں۔

آپ نے پچپن برس درس و تدریس، قرآن و حدیث و فقہ کی تعلیم میں صرف فرمائے گویا نصف صدی سے بھی زیادہ عرصہ آپ تشنگانِ علم کو حدیث نبوی کے چشمۂ صافی سے سیراب فرماتے رہے!!!

۵۳ء کی تحریک ختم نبوت

تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں ۹ ماہ کے لیے جیل چلے گئے۔ منیر انکوائری رپورٹ گواہ ہے کہ تحریک ختم نبوت کے سلسلہ میں آپ کی کیسی کارگزاری اور کیا گرانقدر خدمات ہیں۔ واپسی پر مدرسہ نے ۹ ماہ کی تنخواہ آپ کر دی۔ آپ نے استاذ محترم مولانا خیر محمد صاحب کو خط لکھا کہ میں نے گرفتاری کے دوران نیت کر لی تھی کہ اب میں مدرسہ کا مدرس نہیں رہا۔ نہ معلوم کب رہائی ہوگی، کیا حالات ہوں گے اور مدرسہ کی کیا پوزیشن ہوگی۔ رہائی کے بعد آئندہ کے لیے نیا فیصلہ کیا جائے گا۔ اب ۹ ماہ بعد رہا ہو کر آیا تو مدرسہ والے سابقہ تدریس کی جگہ پر مجھے انہوں نے نہ صرف بحال کر دیا ہے، بلکہ ۹ ماہ کی سابقہ تنخواہ بھی دے دی ہے۔ اب مجھے کیا کرنا چاہیے؟ مولانا خیر محمد صاحبؒ نے فرمایا کہ آپ نے جو نیت کی تھی اس پر عمل کریں۔ چنانچہ تمام کی تمام تنخواہ واپس مدرسہ کے بیت المال میں جمع کرادی!

آپ کے تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ زندگی بھر مدرسہ کے قلم کی سیاہی سے ذاتی خط نہیں لکھا۔ جب کوئی تعلق والا مدرسہ کے اوقات تعلیم کے دوران آجاتا اور اس سے ملاقات ناگزیر ہوتی تو ملاقات کے ابتداء اور اختتام کو نوٹ کرکے مہینہ کے آخر میں منٹوں سیکنڈوں تک شمار کرکے تنخواہ کٹا دیتے۔ مدرسہ کا اگر کوئی مہمان آجاتا اور اس کے ساتھ مدرسہ میں اگر کھانا کھانا ضروری ہوتا تو اس کھانے کے پیسے اپنی جیب سے مدرسہ میں کروا دیتے۔ کسی تبلیغی پروگرام کے لیے تشریف لے جاتے تو مدرسہ سے ان ایام کی تنخواہ نہیں لیتے تھے۔ تبلیغی اسفار میں بھی صرف کرایہ پر اکتفا کرتے۔ مجاہد ملت پاسبان ختم نبوت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ، مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ، مولانا محمد حیات فاتح قادیان، حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم کے ابتدائی تین سال میں آپ متواتر بیس سال مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر رہے ہیں۔ اس اخلاص و للہیت کے پہاڑ کی وفات پر آج جتنا غم منایا جائے کم ہے۔ تحریک ختم نبوت کے لیے نیم شبانہ دعائیں کرنے والے ایک درویش منش فرشتہ سیرت انسان جو آیت من آیت اللہ تھا کے انتقال سے ہم لوگ محروم ہو گئے۔ آپ تحریک کے محاذ پر اس طرح توجہ فرمایا کرتے تھے کہ ربوہ میں بار ہا عیدو کانفرنسوں، جمعہ کے موقعوں پر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی جامع مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن و جامع مسجد و مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی میں لائے۔ جب کبھی ملنے لیے حاضری ہوئی مجلس کے کام کی جزئیات تک تفصیل سے بات کرتے۔ اپنی بزرگانہ محبتوں اور شفقتوں سے سرفراز فرماتے تھے۔ ایک تبلیغی سفر کے دوران پچھلے دنوں محترم و مکرم مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کے ہمراہ ان سے مدرسہ میں ملا۔ صاحب فراش تھے، مگر ذکر خداوندی زبان پر جاری تھا۔

اخبار کے مطالعہ سے بوجہ فوٹو کے کنی کتراتے تھے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کی کارگزاری سن کر آپ کو قلبی اطمینان حاصل ہوتا۔ مولانا کے صاحبزادے مولانا حافظ مطیع اللہ صاحب رشیدی نے فرمایا کہ آپ پر آخری تین ایام استغراق کی کیفیت طاری رہی۔ آخری وقت آنکھ کھولی آسمان کی طرف دیکھا زبان پر اللہ اللہ کا ورد جاری ہوا۔ یہ کہتے ہوئے گردن کو بیت اللہ کی طرف جھکا دیا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اللہ کے ہو گئے۔

۲۷ رمضان المبارک کی صبح آٹھ بجے ولی محمد صاحب فاضل دیوبند جو آپ کے بہنوئی ہیں نے نماز جنازہ پڑھائی علماء و مشائخ کے علاوہ علاقہ بھر کے مسلمانوں نے کثرت سے شرکت کی پھر اپنے والدین و بھائی حضرت قاری لطف اللہ شہید فی سبیل اللہ کے سرہانے قبرستان پیر بخاری میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رحمت خداوندی کے سپرد کر دیئے گئے۔

پچھلے دنوں حضرت اقدس مولانا عبدالعزیز صاحبؒ رائے پوری چک گیارہ والوں کا انتقال ہوا۔ ان کے جنازہ سے فراغت کے بعد مجلس کی ایک میٹنگ کے سلسلہ میں ساہیوال جانا ہوا۔ آپ سے ملاقات کی آپ بلک بلک کر رو رہے تھے فرما رہے تھے کہ حضرت جی گیارہ والے میرے آخری استاذ تھے جن کے سایۂ عاطفت سے بھی میں محروم ہو گیا۔ اکلوتی بچوں کی طرح آہ و زاری سے روتا دیکھ کر حیرت کی انتہا نہ رہی کہ اپنے اساتذہ سے کتنی محبت تھی!

فقیر مجلس کے پروگراموں میں شرکت کے لیے بلوچستان کے سفر پر تھا۔ واپسی پر حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب نے یہ جانکاہ خبر سنائی۔ زمین پاؤں سے نکل گئی۔ دوسرے روز مولانا کے ہمراہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی طرف

باقی صفحہ ۹ پر

آزاد کشمیر کے

قادیانی وکیل کا دوسرا خط اور اس کا جواب

تحریر: حافظ محمد حنیف رانا

آزاد کشمیر کے قادیانی وکیل ایم اے فاروقی صاحب کے پہلے خط کا مفصل جواب قارئین ختم نبوت کی خدمت میں پیش کیا جا چکا ہے قادیانی وکیل نے میرے نام دوسرا خط تحریر کیا جو کہنے کو تو پہلے خط کا جواب تھا لیکن اس میں بجائے جواب دینے کے وکیل صاحب نے نئی نئی باتیں لکھیں۔ نے فوری طور پر ان کے دوسرے خط کا جواب بھی ارسال کر دیا جو ذیل میں پیش کیا جا رہا ہے ... ندیم

جناب فاروقی صاحب! والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ کافی عرصہ بعد آپ کا خط ملا جو آپ نے میرے مدلل خط کے جواب میں بھیجا ہے لیکن آپ نے جواب دینے کی بجائے محض خانہ پری کرنے کی کوشش کی ہے ورنہ اصول اور ضابطہ تو یہ تھا کہ میں نے آپ کے (اہل اسلام پر کئے گئے) اعتراضات کا جس طرح شق وار جواب دیا ہے اسی طرح آپ بھی شق وار گفتگو کرتے ـــــ

آپ نے اپنے خط میں میرے دلائل سے جان چھڑاتے ہوئے کچھ نئی باتیں چھیڑ دیں جو بجائے خود اس بات کی دلیل ہیں کہ آپ کے پاس ان کا کوئی جواب نہیں ہے ـــــ اگر آپ جواب دینے سے معذور تھے تو آپ اپنے "امام" یا "خلیفہ" مرزا طاہر کو لکھ بھیجتے کہ ایک مسلمان نے میرے خط کے جواب میں یہ خط لکھا ہے آپ ان کا جواب دیں ـــــ اس میں آپکی اس بات کا بھی جواب ہے جو آپ نے اپنے نئے خط میں لکھی ہے کہ:

"خط میں نے مولوی خان محمد کو لکھا اور جوش آپکو آیا۔"

حضرت مولانا خان محمد صاحب ہمارے قابل قدر بزرگ ہیں اگر ان سے جواب لینا تھا تو ان کے نام آپ کے "نامور من اللہ" اور معبود امام مرزا طاہر کو خط لکھنا چاہیئے تھا۔ آپ جیسے لوگوں کے لئے تو میرے جیسے حضرت مولانا خان محمد صاحب کے خدام کافی ہیں۔

آپ نے تحریر فرمایا کہ:

"کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ ختم نبوت کی آیت اگر قرآن میں ہے تو قرآن کی حفاظت کا ذمہ خدا نے خود لیا ہے۔ اگر اس کو ہماری تحریک تحفظ کی ضرورت ہے تو یہ ایک کمزور سی چیز ہے جو قابل اعتنا نہیں میرے خیال میں تحریک تحفظ ختم نبوت ہی، ختم نبوت کی توہین ہے۔"

جناب! قرآن پاک میں جہاں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ "میں اس قرآن کی حفاظت کروں گا۔ وہاں قرآن پاک نے یہ حکم بھی دیا ہے۔

۱۔ جاھد الکفار والمنفقین
کفار اور منافقین سے جہاد کرو۔

۲۔ تجاھدون فی سبیل اللہ
اللہ کے راستے میں جہاد کرو۔

اگر آپ کی منطق درست تسلیم کر لی جائے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور پھر آپ کے بعد آپ کے جاں نثار صحابہؓ نے جو جہاد کئے اور کفار سے اسلام اور دین کی حفاظت کے لئے لڑائیاں لڑیں وہ سب بیکار ہو جائیں گی ـــــ نیز انھیں یہ خیال کیوں نہ آیا کہ جب حفاظت کا وعدہ خدا نے کر لیا ہے تو ہم کیوں لڑیں سے

اتنی سمجھ خدا نہ ہرگز کسی کو دے
دے آدمی کو موت پہ یہ بد ادا نہ دے

تحریک تحفظ ختم نبوت کی ضرورت

۲ ـ جہاں تک تحریک تحفظ ختم نبوت کی ضرورت کا تعلق ہے تو اس تحریک کے بانی سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اگر بقول آپ کے قرآن پاک میں ختم نبوت کی آیت ہی نہیں ہے تو انہوں نے جھوٹے مدعیان نبوت کا قلع قمع کرنے کے لئے کیوں فوج بھیجی ـــــ علاوہ ازیں انہیں بھی یہ خیال کیوں نہ آیا کہ جب قرآن پاک کی حفاظت کا وعدہ خدائے پاک نے کر رکھا ہے تو ختم نبوت کی حفاظت بھی خود بخود ہو جائے گی۔

۳ ـ اللہ تعالیٰ نے حفاظت قرآن کے وعدے کے ساتھ یہ بھی حکم دیا ہے تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر ـــــ چونکہ قادیانیت اور اسی قبیل کے دوسرے فتنے منکرات میں داخل ہیں اس لئے ان کی فریب کاریوں، عیاریوں اور مکاریوں کا پردہ چاک کرنا

عین اسلام اور عین حکم خداوندی کے مطابق ہے۔

مرزائی اور توہین مصطفیٰ ﷺ

۴۔ آپ کو تحریک تحفظ ختم نبوت میں تو توہین کا پہلو نظر آ گیا کبھی مرزا قادیانی اور قادیانیوں کی زبان درازیوں اور گستاخیوں پر بھی غور کر لیا ہوتا مثلاً "مرزا صاحب لکھتے ہیں :-

"اور اسلام ہلال کی طرح شروع ہوا اور مقدر تھا کہ انجام کار آخری زمانہ میں بدر (چودہویں کا چاند) ہو جائے۔ خدا تعالے کے حکم سے ___ پس خدا تعالیٰ کی حکمت نے چاہا کہ اسلام اس صدی میں بدر کی شکل اختیار کرے جو شمار کی رو سے بدر کی طرح مشابہ ہو (یعنی چودہویں صدی)"

(خطبہ ص۱۸۴ مرزا قادیانی)

اس میں آپ کے مرزا صاحب نے نعوذ باللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کو ہلال یعنی پہلی رات کے چاند اور اپنے کو بدر یعنی چودہویں رات کے چاند سے تشبیہ دی ہے۔ کیا اس سے بڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہو سکتی ہے۔

ایک مشہور قادیانی خواجہ اکمل کی بکواس ملاحظہ ہو:

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

(اخبار بدر قادیان ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء)

اور سنئے :-

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب ___ عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیا کرتے تھے حالانکہ مشہور تھا کہ سؤر کی چربی اس میں پڑتی ہے۔"

(مرزا قادیانی کا مکتوب ___ الفضل قادیان ۲۲ فروری ۱۹۲۴ء)

اگر آپ کے دل میں دیانت کی تھوڑی سی بھی رمق باقی ہے تو ______ سوچئے کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے کہ نہیں؟

ایڈوکیٹ صاحب کی جھنجھلاہٹ

اس کے بعد انتہائی جھنجھلاہٹ کے عالم میں لکھا ہے :-

"کہاں لکھا ہے کہ عیسیٰ کو آسمان پر اٹھا لیا۔ مہدی اور مسیح کی انتظار کرتے کرتے آنکھیں پتھرا گئیں ___ اس وقت ساری دنیا میں مسلمان قتل ہو رہے ہیں نہ مہدی آتا ہے نہ مسیح ___ ڈھکوسلوں کو قرآن و حدیث کی طرف منسوب نہ کریں۔"

محترم! یہ آپ کی دلائل کی دنیا میں عاجزی، بے کسی اور بے بسی کی دلیل ہے۔ جب آپ کا قادیانی گروہ دلائل کی دنیا میں لاجواب ہو جاتا ہے تو وہ اسی قسم کی باتیں کرنے لگتا ہے۔ آپ کے مرزا صاحب کی تو عادت تھی کہ فحش گالیاں بکنا شروع کر دیتے تھے۔

ایڈوکیٹ صاحب! اگر آپ کو قرآن میں رفعہ اللہ الیہ نظر نہیں آتا اور دو رقمی آنکھیں پتھرا گئی ہیں تو اپنے مرزا صاحب کی وحی کا ہی مطالعہ کر لیجئے جنہوں نے لکھا ہے :-

" سو حضرت مسیح تو انجیل کو ناقص چھوڑ کر آسمان پر جا بیٹھے۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم ص۳۶۱)

۲۔ اگر مسیح اور مہدی کی آمد محض ڈھکوسلے ہیں تو آپ کے مرزا صاحب کیسے مہدی اور مسیح بن گئے۔ مرزا صاحب نے بھی تو قرآن و حدیث کا سہارا لے کر ہی مسیح اور مہدی ہونے کا جھوٹا ناٹک رچایا ہے۔

استعارہ یا ڈھکوسلہ

۳۔ میں نے اپنے پہلے خط میں لکھا تھا کہ مسیح کی آمد کو مسلمان بھی مانتے ہیں اور آپ قادیانی حضرات بھی۔ آپ کہتے ہیں کہ وہ مسیح مرزا قادیانی ہے ہم کہتے ہیں کہ اس میں کوئی نشانی مسیح کی نہیں۔ یہ جھوٹ بکتا ہے۔ اگر بقول آپ کے یہ مسیح ہے تو قرآن و حدیث میں موجود سینکڑوں نشانیوں میں سے کچھ نشانیاں تو اس پر پوری اتار دیں ___ ہمارا دعویٰ ہے کہ مسیح کی کسی نشانی پر مرزا صاحب پورے نہیں اترتے ___ لے دے کے انہوں نے اپنی مسیحیت کی بنیاد استعارے (ڈھکوسلے) پر رکھی ہے۔ وہ مریم بھی بن جاتا ہے اسے حمل بھی ٹھہر جاتا ہے۔ دردِ زہ میں بھی مبتلا ہو جاتا ہے اور پھر اپنے پیٹ سے آپ ہی نکل کر مسیح بھی بن جاتا ہے۔ لاحول ولا قوۃ۔

قرب قیامت کی علامت

۴۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ارشاد ربانی ہے۔

وانہ لعلم للساعۃ

وہ قیامت کی نشانی ہیں۔

اور قیامت کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے۔

وعندہ علم الساعۃ

قیامت کا علم اسی کے پاس ہے۔

بات واضح ہو گئی کہ جس طرح قیامت کا علم کسی کو نہیں کہ وہ کب آئے گی اسی طرح قیامت کی نشانی بھی امور غیبیہ میں سے ہے۔ جب خدا چاہے گا اس نشانی کو ظاہر فرما دے گا ___ اگر آپ سے کوئی سوال کرے کہ وکیل صاحب قیامت کا نام سن سن کر کان پک گئے اور اس کی انتظار میں آنکھیں پتھرا گئیں تو بتایئے! آپ کیا جواب دیں گے ___ جو جواب آپ کا وہی ہمارا ___

جناب وکیل صاحب! ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہونے کی حیثیت سے اس بات کے پابند ہیں کہ حضور نے جو فرما دیا اس پر بغیر کسی حیل و حجت کے ایمان لے آئیں جو شخص حضور کا امتی کہلائے اور پھر حضور کی احادیث میں تناقض ڈھونڈتا پھرے اسے اپنا ٹھکانہ جہنم سمجھ لینا چاہیئے۔ باقی ص۱۵ پر

Syed Irfan Ali,
A.M.I.E.T. (LOND)
A - 3/5 Pak Colony,
Manghopir Rd Karachi-16

آپکے مسائل کا جواب

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

ترتیب منظور احمد الحسینی

سوال نمبر ۱:۔ قوالی کے جواز یا عدم جواز کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ یا راگ کا سننا شرعاً کیسا ہے!

سوال نمبر ۲:۔ ہمارے مسلم معاشرے میں خود ساختہ بہت رسوم پر عمل کیا جاتا ہے بنیاد اور حقیقت کچھ نہیں مثلاً تیجہ دسواں وغیرہ لیکن پھر بھی حنفی عقیدہ (یعنی مذہب) کیا فرماتا ہے۔ قرآن خوانی کیسے ہے۔ یعنی قل شریف پڑھنا شکر وغیرہ پر حنفی مسلک اس بارے میں کیا کہتا ہیں

سوال نمبر ۳:۔ شاہ تراب الحق قادری کے مطابق کیا واقعی صدر ضیاء الحق نے مرحوم حضرت مفتی محمودؒ کی قبر پر پھول چڑھائے تھے؟ کیا حضرت مفتیؒ صاحب نے داتا دربار پر گل پاشی کی تھی اس کا جواب دیجئے۔

جواب نمبر ۱:۔ راگ کا سننا شرعاً حرام اور گناہ کبیرہ ہے شریعت کا مسئلہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو وہ ہمارے لئے دین ہے۔ اگر کسی بزرگ کے بارے میں اس کے خلاف منقول ہو اول تو ہم نقل کو غلط سمجھیں گے اور اگر نقل صحیح ہو تو اس بزرگ کے فعل کی کوئی تاویل کی جائے گی (رہا) قوالی کے موجودہ صورت قطعاً خلاف شریعت اور حرام ہے اور بزرگ کی طرف اس کی نسبت بالکل غلط اور جھوٹ ہے۔

جواب نمبر ۲:۔ مرگ کے موقعہ پر جو رسمیں ہمارے یہاں رائج ہیں وہ خلاف سنت ہیں ان کو غلط سمجھنا چاہیے اور حتی الوسع ان میں شریک بھی نہیں ہونا چاہیے قرآن خوانی ایک رسم بن کر رہ گئی ہے اکثر لوگ محض منہ رکھنے کیلئے شریک ہوتے ہیں خال خال ہوں گے جس کا مقصود واقعی ایصال ثواب ہو ایسے موقعوں پر میں یہ کرتا ہوں کہ اتنے پارے پڑھ کر اپنے طور پر ایصال ثواب کر دوں گا۔ لیکن اگر کسی جگہ مجلس میں شریک ہونا پڑے اخلاص کے ساتھ محض ایصال ثواب کی نیت ہونی چاہیے۔ باقی رسوم میں حتی الوسع شرکت نہ کی جائے اگر کبھی ہو جائے تو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی جائے۔

جواب نمبر ۳:۔ مجھے علم نہیں کہ صدر صاحب نے مفتی صاحبؒ کی قبر پر پھول چڑھائے یا نہیں اگر چڑھائے بھی ہوں تو کسی کا فعل شریعت کے لئے حجت نہیں ہی سکتا۔

سوال نمبر ۱:۔ ٹی وی پر اس وقت جو دینی پروگرام ٹیلی کاسٹ ہوتے ہیں کیا ان کو دیکھنا گناہ ہے؟ ایک صاحب فرماتے ہیں کہ غیر اسلامی ذریعہ سے اسلامی پروگرام بھی صحیح نہیں۔

سوال نمبر ۲:۔ تبلیغی جب گشت پر نکلتے ہیں۔ ہدایت دیتے ہیں جس کو دعوت دینا ہے اس کو اپنے سے کمتر نہیں سمجھنا چاہیے اچھی بات تو صحیح ہے۔ لیکن جب عصر کی نماز با جماعت ادا کر چکے ہوں اور اس شخص نے ابھی تک نماز ادا نہیں کی آپ صحیح نماز ادا کر چکے ہو اور با برکت جماعت کے ساتھ ہو کہ بندہ کے دل میں خیال آتا ہے کہ اس نے نماز نہیں پڑھی بالفاظ دیگر دل میں خیال سا آتا ہے کہ نیکی کے بعد انسان کو تکبر تو نہیں کرنا چاہیے لیکن ایک سرور حاصل ہوتی ہے۔ مہربانی فرما کر اس پر کچھ روشنی ڈالیں۔

سوال نمبر ۳:۔ ایک مسئلہ درپیش ہے کہ جب وضو کر لیتا ہوں تو ریح کی شکایت ہے اور پیٹ سے نکلتے ہوئے محسوس کرتا ہوں جو کہ ریح کے نکلنے سے عام طور پر مختلف ہوتے ہیں کیا یہ کیفیت عام ہے یا صرف مجھے درپیش ہے ریح کھڑے ہونے کی صورت نہیں نکلتی لیکن جب میں کھڑا ہوتا ہوں تو میرے ساتھ یہ معاملہ ہوتا ہے اگر وضو اس سے ٹوٹتا ہے تو پھر مجھے بار بار وضو کرنا ہو گا اور شاید نماز کا پورا وقت نہیں گزر سکے گا اس لئے میں معذور کے دائرے میں داخل ہوتا ہوں۔ آپ مسئلہ بتلائیں معذور کا اگر معذور میں نہیں ہوں تو کیا کروں؟

سوال نمبر ۴:۔ مودودیت کے بارے میں آپ کی کتاب "اختلاف امت اور صراط المستقیم" پڑھ لی ہے لیکن میں جس کالج اسلامیہ پشاور میں پڑھتا ہوں اس میں مختلف لیڈر ہیں اسلام کا نعرہ لگانے والے دو گروپ ہیں ایک اسلامی جمعیت طلباء اور دوسرا جمعیت طلباء اسلام اسلامی جمعیت طلباء والے پوری طرح مودودیت کی تقلید کرتے ہیں۔ دوسری طرف گروپ علماء دیوبند کا ہے۔ اتنی منظم جماعت نہیں کہ وہ اس کفر صریح کا مقابلہ کرے اب مشکل یہ ہے کہ اگر جمعیت طلباء اسلام کے ساتھ تعاون کیا

جائے جمعیت طلباء کی پوزیشن کمزور ہوتی ہے اور بے دین اور کمیونسٹ عناصر یونین میں آجاتے ہیں۔ مہربانی فرما کر بتلا دیجئے کس جماعت کا تعاون کریں؟

سوال نمبر۵: ایک مشکل درپیش ہے۔ کہ کوئی دن تک نماز میں اچھی طرح دل لگ جاتا ہے اگر کوئی گناہ سرزد ہو جاتا ہے۔ عبادت میں دل نہیں لگتا کوئی وظیفہ بتائیں۔ والسلام رسید شفیق الرحمٰن اسلامیہ کالج پشاور۔)

جواب نمبر۱: جی ہاں یہ بھی گناہ ہے۔

جواب نمبر۲: اپنے کو دوسروں سے کمتر سمجھنا اس طریقہ پر ہے۔ کہ آدمی یہ اندیشہ رکھے کہ میں باوجود اپنے ظاہری نیک عمل کے خدانخواستہ کسی گناہ پر پکڑا جاؤں اور یہ شخص عنایت خداوندی کا مورد بن جائے یہ مراقبہ اگر رہے تو عجب خود پسندی اور تکبر پیدا نہیں ہوگا۔ باقی کسی نیک کام سے خوشی ہونا یہ ایک فطری بات ہے۔

جواب نمبر۳: اگر ریح کا دباؤ ہو تو اس سے فارغ ہو کر وضو کر لینا چاہیے لیکن نماز کے پورے وقت میں یہ کیفیت رہتی ہے۔ تو آپ معذور کے حکم میں ہیں۔

جواب نمبر۴: سیاست سے تو میں کورا ہوں اس لئے میں انتخابات کے چکر کے بارے میں کوئی مشورہ دینے سے قاصر ہوں اگر آپ سوشلسٹوں کا مقابلہ کرنے کے لئے اسلامی جمعیت طلباء کا ساتھ دینا مناسب اور مفید سمجھتے ہیں تو اپنی صوابدید پر عمل کر سکتے ہیں۔

جواب نمبر۵: گناہ کی نحوست اور تاریکی کا یہ اثر ہے اس کا تدارک یہ ہے۔ کہ جب بھی وہ گناہ کا تقاضا ہو تو ہمت کرکے بچایا جائے رفتہ رفتہ قوت مزاحمت پیدا ہو جائے گی اور گناہ ہو ہی جائے تو فوراً ندامت کے ساتھ دل کھول کر توبہ کرلی جائے ایک دفعہ خوب توبہ کرنے کے بعد گناہ کے خیال کو دل سے نکال دیا جائے۔ بار بار گناہ کا تصور بھی قلب کو پریشان کر دیتا ہے بے اختیار اگر خیال آئے تو پھر توبہ کی تجدید کرلی جائے ان چیزوں کے لئے وظیفے نہیں ہوتے تدابیر اور علاج ہوتے ہیں ہو اس کے لئے ضرورت ہوتی ہے۔ کہ کسی شیخ محقق کے ساتھ تعلق قائم کر لیا جائے اور اسے طبیب سمجھ کر پوری کیفیت اس سے بیان کردی جائے پھر جو کچھ تجویز فرماویں اس پر عمل کیا جائے۔

سوال نمبر۱: میں تمام عمر یہ سنتا آیا ہوں کہ سور کا گوشت کھانا حرام ہے بالکل صحیح ہے۔ یہ سننے میں آیا ہے کہ سور جس جسم کے حصے پر لگ جائے تو اتنا حصہ کاٹ ڈالو۔ محترم جناب ہم تو باورچی ہیں جب تک سور کے گوشت کو کاٹیں گے نہیں دھوئیں گے نہیں اور پکائیں گے نہیں تو انگریز ہمیں نوکری کیا دیں گے جب کہ نمک چکھنے اور ذائقہ کی بات باقی ہے۔ اگر انگریز کے پاس رہتے نوکری سور کا گوشت نہیں پکاتے تو انگریز مذاق اڑاتے ہیں کیونکہ ہمارے پاکستانی بھائی یہاں پر شراب زنا جیسی چیزوں کی پرواہ نہیں کرتے بلکہ شراب مانگ لیتے ہیں انگریزوں سے اور اگر نظر دوڑائی جائے چرس بھنگ سب کا لین دین ہے۔ اخباروں میں یہ بیان آتے رہتے ہیں۔ کیا چرس شراب، رشوت، زنا وغیرہ زیادہ سور کا گوشت اہمیت رکھتا ہے۔ مہربانی فرما کر مشکل مسئلہ کو حل کریں۔

جواب نمبر۱: سور کا گوشت جیسا کہ آپ نے لکھا ہے۔ مسلمانوں کے لئے حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ کی زمین بہت وسیع ہے انگریزوں کے پاس سور پکانے کی نوکری آپ کیوں کر رہے ہیں۔ کیا کوئی ذریعہ معاش

باقی ص ۹ پر

بقیہ: تاریخ کے قیدی کو جواب

۵۔ رہی یہ بات کہ پوری دنیا میں مسلمان کیوں قتل ہو رہے ہیں تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش ہے۔ ایسی آزمائشیں انبیاء علیہم السلام پر بھی آتی رہی ہیں۔ قرآن پاک میں کئی مقامات پر انبیاء علیہم السلام کے ناحق قتل کا ذکر ہے۔ اگر مسلمانوں کا قتل ہونا ان کے جھوٹا ہونے کی دلیل ہے تو پھر انبیاء کرام کے ناحق قتل کا کیا مطلب لیں گے؟ الغرض اس مسئلہ کا مسیح کی آمد یا نزول سے کوئی تعلق نہیں۔ جاری ہے

بقیہ: عیسائیت کیا ہے؟

حضورؐ کی بیویوں کی کثرت

جنسی تقاضے کے لیے نہ تھی۔ امت کے تعلیمی مقاصد اور عرب کے مختلف قبائل میں جوڑ پیدا کرنے کے لیے تھا۔ حضرت عائشہ صدیقہ کا کمسنی میں حضورؐ کے نکاح میں آنا اس حکمت کے تحت تھا کہ آپ حضورؐ کے بعد نصف صدی تک امت کو حضورؐ کی گھر کی زندگی کا درس دے سکیں۔ (جاری ہے)

بقیہ: خصائل نبویؐ

صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے وہ قبر میں اترے۔

فائدہ کہا جاتا ہے کہ یہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر تعریض تھی کہ وہ باوجودیکہ ان کی بیوی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی سخت بیمار تھیں۔ حتیٰ کہ اسی دن انتقال ہو گیا۔ اس کے باوجود اس شب میں اپنی ایک باندی کے ساتھ مشغول رہے بعض علماء نے لم یقارف کا ترجمہ صحبت نہ کرنے کا نہیں کیا بلکہ گناہ نہ کرنے کا کیا ہے۔ اور بعض علماء نے بات نہ کرنے کا ترجمہ کیا ہے کہ عشاء کے بعد بات کرنا پسند نہ تھا۔ مشہور معنی پہلے ہیں اور تعریض میں کوئی اشکال نہیں ہے کہ تعلقات کی قوت پر شکایت ہوتی ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فعل بضرورت ہو تو کوئی اشکال ہی نہیں اور پھر موت کا حال کس کو معلوم ہو سکتا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصود بھی غالباً لطیف تنبیہ تھی نہ کہ عتاب۔ اور عجب نہیں کہ تنبیہ کی غرض یہ ہو کہ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی ہمشیرہ یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی پہلی بیوی کا جب انتقال ہوا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ اگر میری سو بیٹیاں ہوتیں اور یکے بعد دیگرے مرتی رہتیں تو میں سب کا نکاح یکے بعد دیگرے حضرت عثمانؓ سے کرتا۔ یہ جبرئیل علیہ السلام یہ کہہ رہے ہیں کہ اللہ جل شانہ نے حکم فرمایا ہے کہ میں ام کلثومؓ کا نکاح حضرت عثمانؓ سے کردوں ایسی صورت میں ام کلثومؓ جیسی بیوی کی بیماری یقیناً لطیف اور تعریض کے مناسب تھی۔ واللہ اعلم۔

مرزا غلام احمد قادیانی

سے متعلق ایک اہم استفتاء اور اس کا جواب

دار الافتاء جامعۃ الفلاح، بلریا گنج اعظم گڑھ (یو، پی)

سوال: مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کا تبلیغی مشن جو جماعت احمدیہ کے نام سے مشہور ہے، شریعت اسلامیہ کی روشنی میں آنجناب کی اُن حضرات کے تعلق میں کیا رائے ہے؟ کئی سال پہلے حکومت پاکستان نے ان لوگوں کو دائرہ ایمان سے خارج قرار دیا تھا اور اہل کفر ہی کا ان کو ایک زمرہ قرار دیا تھا۔ کیا آپ بھی اس فیصلہ سے متفق ہیں؟

— مولانا صغیر احمد، امیر ادارہ اہل سنت والجماعت

الجواب

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے۔

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔

اس آیت مبارکہ سے ظاہر ہے کہ دین اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ ہی میں مکمل ہو چکا ہے۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ اب اس دین اسلام میں کوئی رد و بدل کی گنجائش ہے۔ نہ کسی حذف و اضافہ کی۔ لہٰذا اب جب اکمال دین ہو چکا ہے تو کسی نئے رسول یا نبی کی بھی قطعاً کوئی ضرورت باقی نہیں ہے۔ اس لئے اب کسی رسول یا نبی کی بعثت بھی کبھی نہیں ہو سکتی۔ اب یہ کامل دین اسلام جو وحی الٰہی کے آخری مہبط و پیغامبر حضرت محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب مکی و ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے سامنے فرمایا ہو حجۃ للعالمین تا آخر رشد و ہدایت اور ضلالت و بے یقینی کی شب تاریک میں نور عالم افروز ہے۔

جو کوئی اس دین اسلام میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات کے علاوہ کسی اور اضافے کو جائز و صحیح سمجھے وہ قرآن مجید کی اس آیت مذکورہ کا منکر ہو کر کافر ہے۔ حضرت محمد بن عبداللہ مکی و ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہیں۔ ان پر انبیاء کی بعثت کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا صرف اسی دین اسلام کے ساتھ ہے جس کو خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش فرمایا جو آج تک قرآن و سنت کی صورت میں جوں کا توں موجود و محفوظ ہے۔ اور آئندہ بھی موجود محفوظ رہے گا۔ اس کے علاوہ کسی اور دین سے نہ اللہ تعالیٰ راضی ہیں اور نہ اس کو قبول فرمائیں گے۔

پس جو کوئی شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب نبوت کا دعویٰ کرے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے اور پکا کافر و جہنمی ہے اور جو جھوٹی نبوت کا دعویٰ کرنے والے کی تصدیق کرے اس کا بھی یہی حکم ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایک دوسری جگہ ارشاد فرمایا ہے۔

ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین، وکان اللہ بکل شیء علیما (سورہ احزاب پارہ ۲۲)

محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں مگر وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔

اس ارشاد ربانی میں اگرچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین کے ان تمام اعتراضات کا قلع قمع کرنا مقصود ہے جو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے متبنیٰ (منہ بولے بیٹے) کی مطلقہ حضرت زینبؓ سے نکاح فرما لینے پر کر رہے تھے جس میں اللہ تعالیٰ نے بطور دلیل کے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت و ختم نبوت کو پیش فرمایا ہے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا بالکل کھلا ہوا ثبوت ہے۔ ملاحظہ کیجئے، مخالفین کا اولین اعتراض تھا کہ آپ نے اپنی بہو سے نکاح کیا ہے تو اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں یعنی حضرت زینب کے شوہر آپ کے متبنیٰ حقیقی بیٹا نہیں ہے تب بھی اس کی مطلقہ سے نکاح کر لینا کوئی ضروری امر تو نہ تھا تو اس کے جواب میں فرمایا کہ وہ اللہ کے رسول ہیں یعنی رسول ہونے کی حیثیت سے ان پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ جس حلال چیز کو تمہارے رسم و رواج نے خواہ مخواہ حرام بنا رکھا ہے۔ اس کے تمام بے بنیاد لوازم کا خاتمہ کر دیں، اور اس کی حلت کے معاملے میں کسی شک و شبہ کی گنجائش باقی نہ رہنے دیں اور پھر تکمیل امر و تاکید مزید کے لئے فرمایا گیا کہ وہ خاتم النبیین ہیں یعنی

محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں ان کے بعد کوئی اور رسول قرار نہ دیا جاسکتا۔ کوئی نبی تک آنے والا نہیں ہے کہ اگر کوئی نازل ہوتا۔۔۔ کی کوئی اصلاح جو ان کے زمانے میں نافذ ہونے سے رہ گئی تو بعد کا آنے والا نبی یہ کسر پوری کر دے لہٰذا یہ امر ضروری ہو گیا تھا کہ اس رسم جاہلیت کا خاتمہ وہ خود ہی کر کے جائیں۔ اس کے بعد فرمایا گیا اور اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ اس وقت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اس رسم جاہلیت کو ختم کرا دینا کیوں ضروری تھا اور ایسا نہ کرنے میں کیا قباحت تھی۔

اس آیت میں بالکل واضح ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں اب ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اور چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتابوں میں نبوت مسیحیت، مہدیت، مجددیت کا اتنی صراحت و کثرت سے دعویٰ کیا ہے کہ اس کا انکار یا اس کی تاویل نہیں ہو سکتی اور یہ بات اہل اسلام کے مسلمات میں سے ہے۔ کہ خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو کوئی شخص نبوت کا دعویٰ کرے وہ کذاب و کافر ہے اور اس کا دعویٰ نبوت سفید جھوٹ اور کفر صریح ہے۔ اس لئے ملت اسلامیہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی مدعی نبوت کو دائرہ اسلام میں داخل کرنے کے لئے قطعاً تیار نہیں ہے، چاہے یہ نبوت کا دعویٰ کرنے والا مسیلمہ کذاب ہو یا اسود عنسی یا مرزا غلام احمد قادیانی یا کوئی اور خواہ وہ دعویٰ نبوت میں نبوت ظلیہ بروزیہ جزئیہ کی تاویلات رکیکہ کا سہارا لے، یا صاف کھلم کھلا نبوت تشریعیہ کا دعویٰ کرے، بہرحال وہ کذاب و کافر ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے کفر کی تو اور بہت سی وجوہات ہیں مثلاً اس نے حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین بھی کی ہے اور معجزات قرآنیہ کا انکار بھی کیا ہے اور ناقابل اعتبار تاویلات سے ان کی تردید و استہزاء کا ارتکاب کیا ہے۔ یہ ساری باتیں غلام احمد قادیانی کی کتابوں میں کھلے طور پر موجود ہیں پس دنیا بھر کے معتمد علماء اسلام مرزا غلام احمد اور اس کے جملہ متبعین اور اسے سچا ماننے والوں کو خارج از اسلام قرار دے چکے ہیں۔ خواہ وہ غلام احمد قادیانی کو ماننے ہوئے اسلام کے مدعی بھی ہوں اور اس کی کفریات کا انکار کریں اور بات سے کام لیں یہ قادیانیت تو درحقیقت نبوت کے خلاف ایک سازش ہے اور اسلام کا بدیت اور امت مسلمہ کی وحدت کو چیلنج ہے۔ مسلمان ہونے کے لئے عقیدۂ ختم نبوت واجب و فرض ہے اس عقیدۂ ختم نبوت کے انکار کے ساتھ دیگر امور میں اللہ و رسول کو ماننے سے بھی اب کوئی ملت اسلامیہ میں شمار نہیں کیا جاسکتا چنانچہ برہمو سماج والے اللہ پر یقین رکھتے ہیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا رسول مانتے ہیں لیکن ان کو اس لئے ملت اسلامیہ میں شمار نہیں کیا جاسکتا کہ وہ قادیانیوں کی طرح ختم نبوت کے قائل نہیں ہیں وہ اب بھی انبیاء کے ذریعہ وحی الٰہی کے تسلسل پر ایمان رکھتے ہیں اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔

ایسے ہی ایران میں بہائیوں نے عقیدۂ ختم نبوت کو جھٹلا کر ارتکاب کفر کیا، اور انہوں نے یہ سمجھ لیا کہ اس عقیدے کے ہوتے ہوئے اہل اسلام کے ساتھ ہماری وابستگی نہیں رہ سکتی، اس لئے انہوں نے خود ہی اپنے کو مسلمانوں کی جماعت کے خلاف ایک الگ جماعت قرار دیا اور کہا کہ ہم مسلمانوں میں شامل نہیں ہیں۔

پس مطلب یہ ہے کہ جو جماعت حضرت محمد رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہ کہے وہ کافر ہے امت مسلمہ سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہو سکتا خواہ تاریخی طور پر وہ اسلام سے وابستہ ہو یہ ان تصریحات سے یہ بات صاف ہو گئی کہ جھوٹا مدعی نبوت اور اس کے ماننے والے متبعین کافر اور دائرہ اسلام و ملت اسلامیہ سے خارج ہیں اور بلا شبہ اہل کفر کے زمرے میں شامل ہیں۔

حکومت پاکستان نے اگر ان کے بارے میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ مرزا غلام قادیانی اور اس کے ماننے والے دائرہ اسلام سے خارج الگ اہل کفر کا ایک گروہ ہیں تو ہمارے نزدیک یہ فیصلہ درست ہے۔

بہت عمدہ

جمعہ ۳ رمضان المبارک ۱۳۹۳ھ صبح کی نماز کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ حضرت امام العصر مولانا محمد انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ گویا سفر سے تشریف لائے ہیں اور خیر مقدم کے طور پر لوگوں کا بہت ہجوم ہے، لوگ معانقے کر رہے ہیں۔ جب ہجوم ختم ہو گیا اور تنہا حضرت شیخ رہ گئے تو دیکھتا ہوں کہ بہت وسیع چبوترا ہے، جیسے اسٹیج بنا ہوا ہو، اس پر فرش ہے، اور اوپر جیسے شامیانہ ہو، بالکل درمیان میں حضرت شیخ تنہا تشریف فرما ہیں۔ دو تین سیڑھیوں پر چڑھ کر ملاقات کے لئے پہنچا، حضرت شیخ اٹھے اور گلے لگا لیا۔ میں ان کی ریش مبارک اور چہرہ مبارک کو بوسے دے رہا ہوں، حضرت شیخ میری داڑھی اور چہرے کو بوسے دے رہے ہیں۔ دیر تک یہ ہوتا رہا۔ چہرہ و بدن کی تندرستی زندگی کے آخری ایام سے بہت زیادہ ہے۔ بیحد خوش اور مسرور ہیں، بعد ازاں میں دو زانوں ہو کر فاصلہ سے باادب بیٹھ گیا اور آپ سے باتیں کر رہا ہوں، اسی سلسلے میں یہ بھی عرض کیا کہ بھول گیا کہ "معارف السنن" حاضر کرتا۔ فرمایا: میں نے بہت خوشی اور مسرت کے ساتھ اس کا مطالعہ کیا ہے، اور اب چھٹی جلد کا مطالعہ کر رہا ہوں، میں نے عرض کیا کہ میرے پاس تو علم نہیں جو کچھ آپ نے فرمایا تھا بس اس کی تشریح و توضیح و خدمت کی ہے۔ بہت مسرت کے لہجے میں فرمایا کہ "بہت عمدہ ہے۔"

قسط ۲

عیسائیت کیا ہے؟

جناب علامہ خالد محمود صاحب انگلینڈ

تورات اور انجیل کی تحریف ان کی تنسیخ کے بعد ہوئی تھی اس لئے اس میں حضور ﷺ کی بشارت کسی نہ کسی رنگ میں موجود ہے ان تحریفات پر ان کتابوں کی داخلی اور خارجی دونوں شہادات موجود ہیں۔

حضرت مسیح کے مصلوب ہونے کے وقت ایک انجیل موجود تھی۔ یہی اصل انجیل تھی۔ یہ انجیل مسیح تھی۔ اس کا ذکر موجودہ اناجیل میں (انجیل مرقس باب ۱ آیت ۱۵) ملتا ہے۔ پھر اس انجیل میں تحریف شروع ہوئی ...... لیکن موجودہ ۱۹ اناجیل اربعہ لوقت انجیل نہیں یہ بالکل جعلی کتابیں ہیں۔ جو انجیل مسیح کے نام سے وضع کی گئی ہیں ان کے مؤلفین میں کوئی بھی حضرت مسیح کے دور کا نہیں

رد عیسائیت میں لاجواب کتابیں

علامہ ابن تیمیہؒ کی کتاب الجواب الصحیح اور حافظ ابن قیم کی کتاب ہدایۃ الحیاری پہلی کتابیں ہیں۔ حضرت مولانا آل رسول (مصنف کتاب الاستفسار) از حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی (بانی مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ) کی کتابیں

۱۔ اظہار الحق (عربی) دو جلدیں اس کا اردو اور انگریزی میں ترجمہ ہو چکا ہے۔

۲۔ ازالۃ الشکوک اردو دو ضخیم جلدیں ہیں

۳۔ ازالۃ الاوہام فارسی اور دیگر کی کتابیں۔

۴۔ ڈاکٹر وزیر علی (رفیق حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ) کے مختلف رسائل

۵۔ حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ کی کتابیں اور مناظرات

۶۔ مفسر تفسیر حقانی مولانا ابو محمد عبدالحق دہلوی اور مولانا عبدالماجد دریاآبادی کے تفسیری نوٹ

قرآن کریم کی تدوین اور ابدی حفاظت

قرآن کریم کی ترتیب اصولی: یہ لوح محفوظ والی ہے۔

ترتیب نزولی: یہ وقت ضرورت کے مطابق عمل میں آئی۔

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس کی پہلی ترتیب پر لکھوایا اور نمازوں میں پڑھا۔ یہ ترتیب رسولی ہے۔ جو ترتیب اصولی کے عین مطابق ہے۔ اس پر سب سے زیادہ مفصل اور جامع بحث "تاریخ التنزیل" (مکتبہ ختم نبوت الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور) میں ملے گی۔ شیعہ عقیدہ میں موجودہ ترتیب رسولی نہیں ترتیب صحابہ ہے۔ ان کے خیال میں حضرت علیؓ نے قرآن کریم کو اس کی نزولی ترتیب پر جمع کیا تھا۔ لیکن دوسرے صحابہ نے قبول نہ کیا۔ اب وہ قرآن امام مہدی کے پاس محفوظ ہے جو امام مہدی اپنے ساتھ لائیں گے ____ اہل سنت کے عقیدہ کے مطابق حضرت علیؓ قرآن کریم موجودہ ترتیب سے پڑھتے اور لکھتے تھے۔

موجودہ کتاب مقدس میں بشارت

"تیرا خدا تیرے لیے تیرے ہی درمیان سے یعنی تیرے بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی برپا کرے گا تم اس کی سننا ...... تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا"

(استثناء باب ۱۸ آیت ۱۵، ۱۸)

یہ خطاب بنو اسرائیل کو ہے ان کے بھائی کون تھے؟ بنو اسمٰعیل، سو یہ ایک اسمٰعیلی پیغمبر کی بشارت ہے۔

یروشلم میں تین نبیوں کا انتظار

"اور یوحنا کی گواہی یہ ہے کہ جب یہودیوں نے یروشلم سے کاہن اور لاوی یہ پوچھنے کو اس کے پاس بھیجے کہ تو کون ہے؟ تو اس نے اقرار کیا اور انکار نہ کیا بلکہ اقرار کیا کہ میں مسیح نہیں ہوں۔ انہوں نے اس سے پوچھا پھر کون ہے؟ کیا تو ایلیاہ ہے۔ اس نے کہا میں نہیں ہوں۔ کیا تو وہ نبی ہے؟ اس نے جواب دیا کہ نہیں۔ پس انہوں نے اس سے کہا پھر

تو کون کون ہو؟ تاکہ ہم اپنے بھیجنے والوں کو جواب دیں۔"
(دنیا عہد نامہ انجیل یوحنا باب ۱ آیت ۱۹ تا ۲۲)

مسیح نے اٹھائے جانے سے پہلے کیا کہا؟

"میں باپ سے درخواست کروں گا تو وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے۔"
(یوحنا باب ۱۴ آیت ۱۶)

"اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کروں گا کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں۔"
(یوحنا باب ۱۴ آیت ۳۰)

"میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لیے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں گا تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئے گا۔ لیکن اگر میں جاؤں گا تو اسے تمہارے پاس بھیج دوں گا۔ اور وہ آکر دنیا کو گناہ اور راستبازی اور عدالت کے بارے میں قصوروار ٹھہرائے گا..... مجھے تم سے اور بہت سی باتیں کہنا ہے مگر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن جب وہ یعنی روح حق آئے گا تو تم کو سچائی کی راہ دکھائے گا۔" (انجیل یوحنا باب ۱۶ آیت ۷ تا ۱۳)

مسیح کے آسمان پر جانے کے بعد پطرس کا وعظ

"مگر جن باتوں کی خدا نے سب نبیوں کی زبانی خبر دی تھی کہ اس کا مسیح دکھ اٹھائے گا۔ وہ اس نے اسی طرح پوری کیں۔ پس توبہ کرو اور رجوع لاؤ کہ تمہارے گناہ مٹائے جائیں اور اسی طرح خداوند کے حضور سے تازگی کے دن آئیں اور وہ اس مسیح کو جو تمہارے واسطے مقرر ہوا ہے یعنی یسوع کو بھیجے۔ ضرور ہے وہ آسمان میں اس وقت تک رہے جب تک سب چیزیں بحال نہ کر دی جائیں جن کا ذکر خدا نے اپنے پاک نبیوں کی زبانی کیا ہے..... چنانچہ اس نے کہا کہ خداوند خدا تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لیے مجھ سا ایک نبی پیدا کرے گا۔"
(رسولوں کے اعمال باب ۳ آیت ۱۸ تا ۲۲)

اس بشارت کا مصداق بنانے میں عیسائی تاویل

۱۔ اس بشارت کا مصداق حضرت عیسیٰ ہیں
جواب:۔ وہ تو اسماعیلی نہ تھے
۲۔ وہ تو نبی نہ تھے۔ بلکہ خدا کا بیٹا تھے۔
۳۔ ان کی نبوت تو عین حضرت موسیٰ کی سی نہ تھی۔

بشارت کتاب سلیمان

"میرا محبوب سرخ و سفید ہے وہ دس ہزار میں ممتاز ہے۔"
(غزل الغزلات ۵)

اب تک کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس کے ساتھ دس ہزار صحابہ ہوں۔ سوائے اس کے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا اس وقت آپ کے ہمراہ دس ہزار صحابہ کرامؓ تھے۔

اسلام میں مسئلہ جہاد

خدا کی شاہنشاہی کا تصور :۔
صفات جمال اور صفات جلال کا کامل بادشاہ جبار و قہار اور رؤف و رحیم ۔ عزیز ذو انتقام

انسان کا منصب :۔
(انی جاعل فی الارض خلیفہ)
انسان خلافت الٰہی پر جبھی فائز ہو سکتا ہے کہ وہ بھی بقدر طاقت بشری جمال و جلال کا مظہر ہو۔ انسان جب جلال کا نمائندہ بنتا ہے تو اللہ کے باغیوں پر حق کی تلوار بن کر چمکتا ہے۔ یہی جہاد ہے۔ جس قوم میں جہاد نہیں وہ خلافت ارضی کی اہل نہیں ہو سکتی مرد مومن کی سیرت ... ہونا چاہیے۔

مصاف زندگی میں سیرت ... پیدا کر
شبستان محبت میں ... پرنیاں ہو جا
گزر جا بن کے سیل ... کوہ و بیاباں سے
گلستاں راہ میں آئے تو جوئے نغمہ خواں ہو جا

جہاد تبلیغ اسلام کے لیے نہیں اور کسی کو مسلمان بنانے کے لیے ہے یا اعلاء اسلام کے لیے ہے یا مظلوموں کی مدد کے لیے۔

شرع الجہاد لاعلاء کلمۃ الحق و دفع الشر عن العباد

اسلام تلوار کے زور سے نہیں پھیلا

ذمی کافر سے حکومت اگر جزیہ وصول کرتی ہے تو مسلمانوں سے زکوٰۃ وصول کرتی ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ کوئی شخص جزیہ ٹیکس سے بچنے کے لیے مسلمان ہو

اسلام میں غلامی کا تصور

اسلام کے اس تصور کا اس دور کے جنگی قیدیوں سے موازنہ کیجیے۔ کیا اس دور میں جنگی قیدی نہیں تھے ان کے ساتھ جو سلوک موجودہ حکومتیں کرتی ہیں۔ اسلام غلاموں سے اس سے بہتر سلوک کرتا ہے۔

اسلام میں کثرت ازدواج

فطری ضرورت ـــ جس قوم نے مرد کے لیے دوسری شادی کا دروازہ بند کیا۔ اس میں گرل فرینڈ (دوسری عورتوں کو دوست بنا کر اپنے ساتھ رکھنا) کا تصور کس بے رحمی سے ابھرا ہے۔

بوڑھے والدین کی ذمے داری لڑکی پر نہیں لڑکے پر عائد ہوتی ہے اس لیے وراثت میں اسے دو حصے ملے اور لڑکی کو ایک۔

باقی ص۱۵ پر

سکھر کی ڈائری

— ندیم

سکھر میں تاریخی ختم نبوت کانفرنس

تمام مکاتب فکر کے راہنماؤں کی شرکت، اتحاد و اخوت کا بھرپور مظاہرہ

کم و بیش ایک لاکھ افراد کا روح پرور اجتماع

آپ سکھر جائیں تو دریائے سندھ کے کنارے پر تاریخی مسجد منزل گاہ واقع ہے۔ جس سے مسلمانوں کی ایک تاریخ وابستہ ہے۔ یہ مسجد ۱۰۰۶ھ میں تعمیر ہوئی۔ اسی مسجد سے ملحقہ جامعہ حمادیہ کے نام سے ایک دینی درس گاہ ہے جہاں سینکڑوں کی تعداد میں طلباء علم دین حاصل کرنے میں مصروف ہیں۔ اس مدرسے کے مہتمم اور شیخ الحدیث کا مدم جمیعۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کے نائب امیر حضرت مولانا محمد مراد صاحب ہیں۔ علاقے کے مشہور مبلغ ہونے کے ساتھ ساتھ مجلس عمل تحریک تحفظ ختم نبوت کے سرگرم رہنما ہیں۔

انگریزوں کے دور حکومت میں جب اس مسجد کی عمارت کو رہائش گاہ کے لیے استعمال کیا گیا تو اس پر پورے سندھ میں شدید رد عمل کا اظہار کیا گیا تھا۔ اور سندھ کے تقریباً سبھی قابل ذکر رہنماؤں نے اس مسجد کی بازیابی کے لیے باقاعدہ تحریک چلائی تھی۔ اور سب سے پہلے سکھر کے ایک سیاسی راہنما شیخ واجد علی نے اپنے ۳۱۳ جانباز مسلمانوں سمیت گرفتاری پیش کی۔ پھر پیر غلام مجدد سرہندی نے کفن باندھ کر ایک بڑے جلوس کی قیادت کی اور مسجد منزل گاہ پر قبضہ کر لیا۔ اس وقت سندھ میں ہندوؤں کے زیر اثر حکومت قائم تھی۔ مسٹر گاندھی نے مسجد کو دوبارہ ہندوؤں کے حوالے کرنے کی حمایت میں بیان دیا اور کانگریس کے [illegible] نے بھی سندھ کی سومرو حکومت پر دباؤ ڈالا کہ وہ مسجد سے مسلمانوں کا قبضہ ختم کرائیں۔ حتیٰ کہ قبضہ ختم کرانے کے لیے گھڑ سوار دستے منگوائے گئے اور مسجد کے تقدس کو پامال کرنے کے علاوہ متعدد راہنماؤں کو جو مسجد کی نگرانی پر مامور تھے یا تحریک میں پیش پیش تھے گرفتار کر لیا گیا۔ بعد ازاں غلام نبی پٹھان کی قیادت میں شکارپور سے سکھر تک ایک جلوس ننگے پاؤں نکالا گیا جس پر مسلمانوں میں شدید رد عمل ہوا ہندو مسلم فسادات ہوئے۔ اور ۱۵ ہندو مارے گئے اور ۵۶ زخمی ہوئے۔ جب کہ ۲۲ مسلمان بھی شہید ہوئے۔ بالآخر بے مثال جدوجہد اور قربانیوں کے بعد ۹ اگست ۱۹۴۰ء کو مسجد منزل گاہ پر مسلمانوں کا حق ملکیت تسلیم ہوا۔ اس وقت سے اب تک یہ تاریخی مسجد مسلمانوں کے قبضہ میں ہے۔

اس تاریخی مسجد کا تقدس دو مرتبہ پامال ہوا ایک اس وقت جب ہندوؤں نے اس مسجد میں گھوڑے دوڑائے اور دوسرے گذشتہ ۲۰ رمضان المبارک کو عین اس وقت جب سکھر کے مسلمان روزے کی حالت میں جماعت کے ساتھ صبح کی نماز ادا کر رہے تھے۔ کہ قادیانیوں نے دستی بم پھینکے جس سے دو مسلمان شہید اور متعدد زخمی ہو گئے۔ اس واقعہ پر یوں تو پورے ملک میں شدید رد عمل ہوا لیکن صوبہ سندھ خاص طور پر سکھر شہر سراپا احتجاج بن گیا۔ دو دن تک مکمل ہڑتال رہی اور وہاں کے مسلمانوں نے سڑکوں پر نکل کر زبردست مظاہرے کیے۔ قادیانی عمران کو جو بم پھینکنے کے ذمہ دار تھے پہچان لیا گیا۔ تفتیش مکمل ہو گئی لیکن دو ماہ ہونے کو ہیں اس اہم کیس کی سماعت شروع نہیں ہوئی اور ٹال مٹول سے کام لیا جا رہا ہے۔

اس واقعہ کی مذمت کرنے شہدائے ختم نبوت منزل گاہ کو خراج تحسین پیش کرنے اور حکومت کو اس اہم کیس کی طرف متوجہ کرنے کے لیے ۱۱، ۱۲ جولائی بروز جمعرات و جمعہ سکھر کے میونسپل اسٹیڈیم میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد کی گئی۔

یوں تو پورے ملک میں ہی کانفرنسیں ہو رہی ہیں۔ لیکن یہ کانفرنس اس لحاظ سے اہمیت کی حامل ہے کہ اس میں ۶۰ ہزار سے لے کر ایک لاکھ کے قریب شمع ختم نبوت کے پروانوں نے شرکت کی۔ میونسپل اسٹیڈیم سکھر شہر کے وسط میں ایک وسیع و عریض اسٹیڈیم ہے جس کے نصف سے زائد حصے میں انسانوں کے سر ہی سر نظر آ رہے تھے۔

یہ کانفرنس انتہائی [illegible] پر منعقد ہوئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صوبہ سندھ کے معروف راہنما مولانا اقبال اللہ الحسینی، مولانا عبدالحمید لنڈ، مولانا عبدالقادر رند، مولانا عبداللہ جاجڑ اور مولانا عبدالرحمٰن سومرو نے سکھر کے آس پاس کے دیہات خیرپور، شکارپور کے علاوہ جیکب آباد، لاڑکانہ اور نواب شاہ جیسے دور دراز اضلاع کا دورہ کیا عوام کو مجلس عمل کے پروگرام سے آگاہ کیا اور انہیں کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی۔ چنانچہ آس پاس کے رہنے والے سینکڑوں سائیکلوں اور موٹر سائیکلوں کے ذریعے کانفرنس میں شریک ہوئے جب کہ دور دراز کے عوام ٹرینوں اور بسوں کے ذریعے سکھر پہنچے۔ سکھر شہر میں دو دن خوب گہما گہمی چہل پہل اور میلے کا سا سماں رہا۔ کانفرنس کے انتظامات، مہمان حضرات کی خدمت، کھانے کا انتظام اور پنڈال کی ذمہ داری کے لیے کم و بیش دو سو رضا کار ہر وقت مستعد تھے علاوہ ازیں میونسپل کارپوریشن سکھر اور مقامی انتظامیہ نے بھی

کانفرنس کی انتظامیہ سے بھرپور تعاون کیا۔

اس کانفرنس میں تمام مکاتب فکر کے علماء اور عوام نے حصہ لیا شرکت کی اور تعاون بھی کیا۔ یہاں مختلف مکاتب فکر کے مدارس میں سے جامعہ اشرفیہ بندر روڈ، جامعہ حمادیہ منزل گاہ، جامعہ غوثیہ، جامعہ فیض العلوم عرفات مسجد، مدرسہ دار العلوم شرعیہ روہڑی کے طلباء و اساتذہ کے علاوہ سکھر کے کاروباری حلقے بھی کانفرنس کو کامیاب بنانے میں پیش پیش رہے۔

مرکزی مجلس عمل کے قائدین اور راہنماؤں کی رہائش کا انتظام ایک مقامی ہوٹل میں کیا گیا تھا۔ اور وہیں ان کے کھانے کا انتظام تھا۔ جبکہ عام شرکاء کانفرنس کے کھانے کا انتظام مدرسہ اشرفیہ سکھر میں تھا۔ جہاں حاجی عبدالرشید صاحب، قاری محمد ابراہیم صاحب، مولانا حق نواز صاحب اور طلباء جامعہ اشرفیہ نے مہمان حضرات کی خدمت اور خاطر مدارت میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی۔ اس کانفرنس کا سہرا یوں تو پورے سکھر شہر کو ہی جاتا ہے لیکن پھر بھی مجلس عمل سکھر کے قائدین مولانا مفتی محمد حسین قادری (بریلوی مکتبہ فکر) صدر مجلس عمل، مولانا محمد سلیمان جمعیۃ اہلحدیث، پروفیسر صلاح الدین کالعدم جماعت اسلامی، مولانا محمد صادق الحسن براہا سکھر (شیعہ رہنما) ایچ ایم جعفری (شیعہ رہنما)، مولانا سید اقبال حسین صاحب فیضی کالعدم جمعیۃ علمائے پاکستان، مولانا بشیر احمد جنرل سیکرٹری مجلس عمل، جناب آغا سید محمد صاحب پریذیڈنٹ ہول سیل مارکیٹ، جناب عبدالعزیز صاحب صدر کپڑا مارکیٹ، جناب محمد ہارون صاحب ٹوپی والے، جناب حاجی احمد حسن صاحب آٹوں والے، جناب مولانا محمد رفیق صاحب خازن مجلس عمل، قاری عبداللطیف صاحب، مولانا عبدالرحمن مسجد اللہ والی، مولانا عبدالحمید صاحب، جناب حاجی فرزند علی صاحب ہمدرد کلاتھ ہاؤس، جناب میر حجن صادق خان کھوسو، مولانا اسعد تھانوی، مولانا محمد مراد صاحب اور مولانا قاری خلیل احمد صاحب خطیب مرکزی جامع مسجد، کانفرنس کو کامیاب بنانے میں پیش پیش تھے۔

کانفرنس کی دو نشستیں ہوئیں۔ پہلی نشست جمعرات کو جس کی صدارت حضرت میاں عبدالخالق صاحب پیر آف بھرچونڈی شریف نے کی اور دوسری نشست جمعہ کو بعد نماز عشاء ہوئی جس کی صدارت مجلس عمل اور مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی امیر پیر طریقت حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ نے کی۔ اس دوران مرکزی مجلس عمل کے قائدین نے بولان ہوٹل میں ایک پریس کانفرنس میں شرکت کی جس میں مندرجہ ذیل بیان دیا۔

پریس کانفرنس

(۱) ختم نبوت دین کی بنیاد اور اساس ہے وحدت امت کا راز اسی میں مضمر ہے۔ اس تشتت اور افتراق کی مسموم فضا میں یہی ایک پلیٹ فارم ہے جس پر تمام مکاتب فکر کے راہنما جمع ہیں۔ قادیانی جماعت کی بنیاد برطانوی سامراج نے امت کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کے لئے رکھی تھی۔

قادیانی اس وقت پاکستان میں افتراق اور انتشار کو ہوا دے کر پاکستان کی سالمیت کو نقصان پہنچانے کے درپے ہیں۔ پاکستان کے مختلف مقامات پر جارحیت کا ارتکاب کر کے امن عامہ کو تباہ کیا جا رہا ہے۔ حکومتی ارکان خاموش تماشائی کا مجرمانہ کردار ادا کر رہے ہیں۔ جبکہ قادیانیوں کی جارحیت مسلمانوں کے لئے اب ناقابل برداشت ہو چکی ہے۔ ان حالات میں حکومت کا فرض ہے کہ وہ حالات و واقعات کی روشنی میں اپنی ذمہ داری کو پورا کرتے ہوئے قادیانی جماعت کو لگام دے ورنہ اس کے خطرناک نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔ جس کا یہ ملک متحمل نہیں۔

سانحہ سکھر کے ملزمان کا کیس تاحال عدالت میں سماعت کے لئے منظور نہیں ہوا۔ حالانکہ اس پر جتنی تاخیر ہو گی عوام میں اتنی ہی بے چینی پھیلے گی۔ کیس کی تشویشناک سست رفتاری ناقابل فہم ہے۔

اسلامی نظریاتی کونسل نے مرتد کی شرعی سزا کے نفاذ کی سفارش کر دی ہے۔ مگر تاحال اس کو نافذ نہیں کیا گیا۔ مجاہد ختم نبوت مولانا محمد اسلم قریشی کے سانحہ کو تاحال معرض التوا میں ڈالا ہوا ہے۔ یہ صورت حال مسلمانوں کے لئے انتہائی تشویشناک ہے۔

حکومت پاکستان کا فرض ہے کہ

(۱) امتناع قادیانیت صدارتی آرڈیننس پر مؤثر عملدرآمد کیا جائے یہ اسکی اخلاقی اور قانونی ذمہ داری ہے۔

(۲) ربوہ کی زمین کا غیر قانونی انتقال منسوخ کر کے اس کے باشندوں کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔

(۳) پاسپورٹ کی عبادت گاہ کی طرح شناختی کارڈ اور تعلیمی اسناد وغیرہ میں حلف نامہ کی بنیاد پر مذہب کے کالم کا اضافہ کیا جائے۔

(۴) قادیانیوں کے لئے عبادتگاہ کی ہیئت مسلمانوں کی مساجد سے مختلف متعین کی جائے۔

(۵) انجمن احمدیہ کو خلاف قانون قرار دیکر اسکی تمام جائیداد بحق سرکار ضبط کی جائے۔

(۶) مرتد کی شرعی سزا فوراً نافذ کی جائے

(۷) ساہیوال کیس کا فیصلہ جلد از جلد سنایا جائے

یہ وہ مسائل ہیں جن پر حکومت کی فوری توجہ ضروری ہے۔ یہ صرف مجلس عمل کی نہیں بلکہ پوری ملت اسلامیہ اور قوم کی آواز ہے۔

(مولانا) خان محمد درگاہ عالیہ کندیاں شریف صدر مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان

قراردادیں اور مطالبات

کانفرنس میں مندرجہ ذیل قراردادیں اتفاق رائے سے منظور ہوئیں۔

(۲) مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا یہ عظیم الشان اجتماع شہدائے ختم نبوت منزل گاہ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے سانحہ کے ذمہ دار قادیانیوں کی شدید مذمت کرتا ہے۔ جنہوں نے مسجد کے تقدس کو پامال کیا روزہ دار نمازیوں کو شہید اور زخمی کیا۔ ملک کے امن و امان کو تہہ و بالا کرنے کی کوشش کی۔

ہم سمجھتے ہیں کہ قادیانیوں کی یہ کارروائی ایک گہرے منصوبے کی کڑی جس سے وہ وطن عزیز کے امن و امان کو تہہ و بالا کر کے اپنی مذموم خواہش کو پورا کرنا چاہتے ہیں۔

یہ اجتماع مسلمانان سکھر کو خراج تحسین پیش کرتا ہے کہ ایجنٹ کا جواب پتھر سے دینے کے بجائے کمال صبر تحمل سے قانون کی بالادستی کو برقرار رکھتے ہوئے سارا معاملہ حکومت کے سپرد کر دیا۔

یہ اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ سانحہ کے ذمہ دار قادیانیوں کو سخت عبرتناک سزائیں دی جائیں۔ تاکہ آئندہ کسی کو ایسی حرکت کرنے کی جرأت نہ ہو سکے۔

(۳) مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا یہ عظیم الشان اجتماع سانحہ منزل گاہ کے سلسلہ میں مقدمہ کی سست رفتاری کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

تقریباً پچاس روز گزرنے کے باوجود مقدمہ ابتدائی مراحل میں ہے۔ کوئی خاطر خواہ پیش رفت نہیں ہوئی۔

ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ قانونی تقاضے پورے کرتے ہوئے اس مقدمہ کو اسپیشل ملٹری کورٹ میں چلایا جائے اور مجرموں کو جلد از جلد عبرتناک سزائیں دی جائیں۔ مسلمانان پاکستان کے صبر و تحمل کا مزید امتحان نہ لیا جائے۔

(۴) مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا یہ عظیم الشان اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ اسلامی مشاورتی کونسل کی سفارشات کے مطابق پاکستان کے آئین میں مرتد کی شرعی سزا شامل کی جائے۔ تاکہ منکرین ختم نبوت کے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان اور صحابہ کرام کے تعامل اور اجماع امت کا تقاضا پورا ہو اور یہ سنہری اقدام حکومت کیلئے دنیا اور آخرت کی سرخروئی کا ذریعہ بنے۔

(۵) مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا یہ عظیم الشان اجتماع مجاہد ختم نبوت جناب مولانا محمد اسلم کی طویل، گمشدگی پر حکومت کی پر اسرار خاموشی کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے انتہائی افسوس کا اظہار کرتا ہے۔

یہ اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ مجاہد ختم نبوت مولانا محمد اسلم قریشی کی بازیابی کے لئے فوری اور موثر اقدامات کئے جائیں۔

نیز تحقیقاتی کمیٹی کی اب تک کی تمام کارروائیوں سے اسلامیان پاکستان کو مطلع کیا جائے۔

(۶) مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا یہ عظیم الشان اجتماع مرزائیوں کی حمایت میں دیئے گئے، سیاسی، لیڈروں کے بیانات کی شدید مذمت کرتا ہے اور ایسے تمام مرزائی نوازوں کو متنبہ کرتا ہے کہ وہ مرزائیت کی حمایت سے باز آجائیں۔ ورنہ مسلمانان پاکستان ان تمام لوگوں کو مرزائیوں کا ساتھی سمجھنے پر مجبور ہوں گے۔ اور ان کے ساتھ مرزائیوں جیسا سلوک کیا جائے۔

(۷) مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا یہ عظیم الشان اجتماع حکومت پاکستان سے پر زور مطالبہ کرتا ہے۔

(۱) امتناع قادیانیت کے صدارتی آرڈیننس پر موثر عمل درآمد کیا جائے

(۲) قادیانیوں کو خلاف قانون قرار دے کر انجمن احمدیہ کی تمام جائیداد بحق سرکار ضبط کی جائے۔

(۳) ربوہ کی زمین کا غیر قانونی انتقال کینسل کر کے سابقہ مالکان کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔

(۴) قادیانیوں کی مردم شماری کرائی جائے۔ اور ملک میں ان کے حقوق متعین کئے جائیں۔

(۵) پاسپورٹ کی طرح شناختی کارڈ اور تعلیمی اسناد وغیرہ میں مذہب کے کالم کا اضافہ کیا جائے

(۶) قادیانی عبادت گاہوں کا تشخص مسلمانوں کی مساجد سے جدا متعین کیا جائے

(۷) قادیانیوں کا ناجائز اثر و رسوخ ختم کرنے کے لئے انھیں کلیدی آسامیوں سے فوراً برطرف کیا جائے

بقیہ: مولانا سید عبدالمجید ندیم

ہیں۔ ان کے سینے چھلنی کئے جا رہے ہیں۔ اور حکمران خاموش ہیں انہوں نے کہا کہ قادیانی ملک کے قوانین کا احترام کریں ورنہ انہیں اس ملک میں رہنے کا کوئی حق نہیں ہے آخر میں انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کو احمدی کہنا یا ان کا خود کو احمدی کہلوانا ایسا ہی ہے جیسا کتے کو بکرا کہہ دیا جاتے اس لئے ان کے احمدی کہلوانے پر بھی پابندی ہونی چاہیے۔

یہودیوں اور قادیانیوں کے عقائد میں کوئی فرق نہیں : نظامانی

پروفیسر کریم بخش نظامانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی پاکستان میں ایسی منظم اقلیت ہے۔ جیسی امریکہ میں یہودیوں کی اقلیت ہے جس طرح وہ امریکہ میں وہاں کی تمام معیشت پر چھائے ہوتے ہیں اسی طرح یہاں قادیانی چھائے ہوئے ہیں۔ یروشلم کے اخبار نے جو یہودیوں کا اخبار ہے ربوہ کے قادیانیوں کی تعریف کی ہے انہوں نے کہا کہ یہودیوں اور قادیانیوں کے عقائد ایک جیسے ہیں۔ یہودی بھی کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام یوسف نجار کے بیٹے تھے قادیانی بھی کہتے ہیں کہ وہ یوسف نجار کے بیٹے تھے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں قادیانیوں کا ایسا لٹریچر چھپ رہا ہے کہ کوئی مسلمان اسے پڑھ نہیں سکتا مرزا قادیانی تمام مسلمانوں کو ذریۃ البغایا یعنی کنجریوں کی اولاد کہتا ہے سوروں اور کتیوں کی اولاد کہتا ہے۔ وہ خدائی کا دعویٰ کرتا ہے۔ وہ خود کو انت منی وانا منک کہتا ہے۔ جو قل ھو اللہ احد کی نفی اور مسلمانوں کے تصور توحید کے خلاف ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی پاکستان کے دشمن ہیں۔

اخبار ختمِ نبوت

مطالبات تسلیم کرانے کے لیے قوم کو میدان میں آنا چاہیئے

مولانا فضل الرحمٰن

کالعدم جمعیت علماء اسلام کے مرکزی قائد مولانا فضل الرحمٰن صاحب کانفرنس کے آخری مقرر تھے انہوں نے اپنے ایمان افروز خطاب میں فرمایا کہ ختم نبوت کا معاملہ پاکستان کی تاریخ میں ہمیشہ ایک اہم معاملے کی حیثیت سے رہا ہے اس سلسلہ میں آج پہلی بار یہ اسٹیج اور یہ موضوع قوم کے سامنے نہیں رکھا گیا اس سے پہلے ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کے خلاف تحریکیں چل چکی ہیں۔ یہ اس امت مسلمہ کی حساسیت کی

باقی اگلے صفحہ پر

پاکستان میں مرتد کی اسلامی سزا فوری طور پر جاری کی جائے

میونسپل سٹیڈیم سکھر میں عظیم الشان اور تاریخی ختم نبوت کانفرنس سے علماء کا خطاب

سکھر انتظامیہ منزل گاہ کیس میں بے بس ہے تو درمیان سے ہٹ جائے

قاضی احسان

سکھر (حضرت مولانا غلام اللہ خان کے صاحبزادے اور جانشین مولانا قاضی احسان احمد صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ختم نبوت دین کی اساس اور بنیاد ہے۔ اس وقت تک کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک اس کا اس عقیدے پر ایمان نہ ہو کہ حضور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور ان کے بعد جو شخص بھی کسی قسم کی نبوت کا دعویٰ کرے وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ انہوں نے کہا جب کبھی بھی دعویٰ نبوت کا فتنہ اٹھا، اس کا علماء نے مقابلہ کیا۔ مشائخ نے مقابلہ کیا، غرض مسلمانوں کے ہر طبقے نے مقابلہ کیا۔ فتنہ مرزائیت کے خاتمہ کے لیے ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت چلی لاہور کے در و دیوار اس بات کا بین ثبوت ہیں کہ مسلمانوں نے سرکار دوعالم کی عزت و ناموس کے لیے جان کا نذرانہ پیش کر دیا۔ لیکن مرزے کی جھوٹی نبوت نہیں چلنے دی اور اس فتنے کا تعاقب جاری رہا حتیٰ کہ ۱۹۷۴ء میں انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ اب گزشتہ سال قادیانیوں کو اسلامی شعائر کے استعمال سے روکا گیا صدارتی آرڈیننس جاری ہوا لیکن یہ انتہائی افسوس کی بات ہے کہ اس پر ابھی عملدرآمد نہیں ہوا انہوں نے بتایا کہ اسٹیشن روڈ پر قادیانیوں کی عبادت گاہ (مرزائیوں کا) موجود ہے وہاں ابھی تک کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے بلکہ اب تو وہاں مرکزی بلب لگا دیئے گئے ہیں۔ ہمارے حکمرانوں کو علم ہے لیکن وہ خاموش ہیں انہوں نے کہا کہ اگر حکومت انہیں کلمہ طیبہ لگانے سے نہیں روک سکتی تو ہمیں صرف ایک دن کے لیے اجازت دے دے پھر دیکھیں کہ قادیانی وہاں سے کلمہ طیبہ ہٹاتے ہیں یا نہیں انہوں نے منزل گاہ مسجد میں مرزائیوں کے بم پھینک کر دو مسلمانوں کو شہید کرنے کی پرزور مذمت کی اور شہداء کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ کیس فوجی عدالت میں چلایا جائے اور مجرموں کو سخت ترین سزا دی جائے انہوں نے کہا اگر یہاں کی انتظامیہ بے بس ہے تو وہ درمیان سے ہٹ جائے سکھر کے مسلمان ان لوگوں سے خود نمٹ جاتے ہیں۔

منزل گاہ کیس میں ٹال مٹول کی پالیسی ختم کی جائے۔ مولانا اللہ وسایا

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے رابطہ سیکرٹری مولانا اللہ وسایا صاحب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم سب کی خوش بختی کی انتہا ہے کہ آج تمام مکاتب فکر کے علماء کرام اور امت مسلمہ کے گلہائے رنگارنگ یہاں موجود ہیں۔ سلام الدین شیخ جو مرکزی وزیر مملکت برائے پیداوار ہیں وہ بھی تشریف فرما ہیں۔ اور حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب جو اپوزیشن کے صف اول کے رہنما ہیں وہ بھی موجود ہیں۔ یہ حزب اقتدار اور حزب اختلاف، دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث اور شیعہ سنی کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر یہ ثابت کرنے کے لیے آیا ہے کہ ہم حضور کی ختم نبوت کے لیے کل بھی ایک تھے اور ایک ہی رہیں گے۔ مولانا نے کہا کہ ہر اس شخص سے جو فتنہ قادیانیت کا استیصال چاہتا ہے پوچھا جا سکتا ہے کیا کوئی شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ کر سکتا ہے؟

بقیہ: قاضی احسان

دلیل ہے کہ اس امت نے اس اہم اور بنیادی عقیدے کے بارے میں ہمیشہ بلند شعوری کا ثبوت دیا ہے۔ اور اسی وجہ سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے یہ کسی ایک کی نہیں ہم سب کی کامیابی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ضرورت اس بات کی تھی کہ اس فیصلے کو قانونی شکل دی جاتے انہوں نے کہا کہ قادیانیوں اور دوسرے غیر مسلموں کے غیر مسلم ہونے میں واضح فرق ہے۔ ہندوؤں کو الگ نہیں کیا گیا عیسائیوں کو الگ کرنے کا مطالبہ نہیں کیا گیا کیونکہ ان میں سے کوئی بھی مسلمان ہونے کا دعویدار نہیں اور یہ سب اپنی عبادت گاہوں تک محدود ہیں جبکہ قادیانیوں کو الگ کیا گیا ہے۔ انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے کیونکہ یہ مسلمان ہونے کے دعویدار ہیں۔

انہوں نے کہا کچھ دنوں سے قادیانیوں کو ہمارے مطالبات کی بنا پر اسلامی اصطلاحات اور اسلامی شعائر کے استعمال سے روکا گیا اذان وغیرہ کی ممانعت کی گئی لیکن وہ حکومت کی ڈھیلی ڈھالی پالیسی کی وجہ سے برابر خلاف ورزی کر رہے ہیں انہوں نے کہا کہ ان کی مثال اس شخص کی سی ہے۔ جو کسی کے مکان پر قابض ہو جاتے اور قبضہ کے بعد یہ دعویٰ کرے کہ میں ہی مالک مکان ہوں حالانکہ آئینی طور پر وہ مالک مکان نہیں جب انہیں الگ کر دیا گیا تو پھر انہیں کیا حق پہنچتا ہے کہ وہ اپنے کو برابر مسلمان کہے جا رہے ہیں۔ مولانا نے کہا کہ یہ تحریک اسی لئے اٹھی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ قادیانیوں کو اسلامی شعائر اور اسلامی اصطلاحات سے روکنے مولانا اسلم قریشی، ساہیوال کیس مرتد کی شرعی سزا کے نفاذ اور دوسرے مطالبات کو تسلیم کرانے کیلئے قوم کو میدان میں آنا چاہیے ورنہ قادیانیوں سے متعلق آرڈیننس کا بھی وہی حشر ہوگا جو حدود آرڈیننس اور تحفظ ناموس صحابہؓ آرڈیننس وغیرہ کا ہوا ہے۔

بقیہ: مولینا اللہ وسایا

لوگوں نے کہا —— نہیں۔

میں پوچھتا ہوں کہ اگر کوئی کہے کہ مقابلہ ہو سکتا ہے آپ کے نزدیک وہ کون ہے؟

لوگوں نے کہا —— کافر

مولانا نے کہا کہ مرزا قادیانی کے لڑکے ثانی مرزا محمود نے لکھا ہے کہ:

"ہر شخص ترقی کر سکتا ہے حتیٰ کہ محمد رسول اللہ سے بھی بڑھ سکتا ہے"

سامعین نے شور مچا دیا —— لعنت لعنت ....

مولانا نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پاک، ان کا کھانا پاک، پینا پاک، چلنا پاک، بیٹھنا پاک، حضورؐ کا سونا پاک، جاگنا پاک، حضورؐ کے صحابہؓ پاک، حضورؐ کے اہل بیت پاک، میں آپ سے پوچھتا ہوں پاک تھے یا نہیں؟

لوگوں نے کہا —— پاک

پھر آپ سے پوچھتا ہوں کہ جو شخص یہ بکواس کرے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ناپاک چیزیں استعمال کرتے تھے —— وہ کون؟

لوگوں نے کہا —— پکا کافر پکا بے ایمان

آپ نے کہا مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ (العیاذ باللہ)

"حضورؐ عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیا کرتے تھے حالانکہ مشہور تھا کہ اس میں سور کی چربی ملی ہوئی ہے"

لوگوں نے شور مچا دیا —— لعنت لعنت .....

مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والوں کی اور بھی ایسی عبارتیں موجود ہیں جن میں حضورؐ کی گستاخی کی گئی اور جنہیں کوئی مسلمان برداشت نہیں کر سکتا۔ مولانا نے کہا کہ آپ کے اسی علاقے سے ایک شخص حاجی ملک تھے ان کے سامنے کسی بدبخت قادیانی نے حضورؐ کی شان میں گستاخی کی ان کا خون کھول اٹھا اور جذبۂ عشق سے سرشار ہو کر خنجر لیا اور اس بدبخت قادیانی کا کام تمام کر دیا اور پھر خنجر لے کر تھانے پہنچ گئے جہاں انہوں نے اقرار کیا اور کہا کہ میں نے اس قادیانی کو اس لیے قتل کیا ہے کہ اس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی تھی۔ تھانیدار نے اسے حوالات میں بند کر دیا۔

K - 3/5 Pak Colony, Manghapir Rd Karachi-16.

مولانا نے بتایا کہ اس تھانیدار کی بیوی کوئی نیک خاتون تھیں۔ اسے رات کو خواب میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible] ہوئی۔ آپ نے اسے ارشاد فرمایا کہ

"حوالات میں میرا ایک مہمان بند ہے اس کا خیال رکھنا۔"

بیوی نے اپنے تھانیدار خاوند سے پوچھا کہ حوالات میں کسے بند کیا گیا ہے؟ تھانیدار نے سارا ماجرا کہہ سنایا۔ جس پر اس کی بیوی نے خواب میں حضورؐ کی زیارت اور آپ کا ارشاد بتایا اور کہا کہ "یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان ہے اس لیے اسے کسی قسم کی تکلیف نہیں پہنچنی چاہیے۔ جب تک حاجی ملک حوالات میں بند رہے ان کا ناشتہ اور دونوں وقت کا کھانا تھانیدار صاحب کے گھر سے آتا رہا۔

اس کے بعد کیس عدالت میں گیا ان کا سارا کیس مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے لڑا۔ پیروی کے لیے ہر تاریخ پر مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری رحمۃ اللہ علیہ پہنچتے رہے حاجی ملک مرحوم کے وکیل سندھ کے موجودہ وزیر اعلیٰ جناب سید غوث علی شاہ صاحب تھے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ جناب سید غوث علی شاہ صاحب کو جو عظمت اور مقام ملا ہے یہ اسی خدمت کا صدقہ ہے جس نے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے تحفظ اور عقیدۂ ختم نبوت کے لیے کام کیا اسے خدا نے عظمتوں سے نوازا اور جس نے بھی غداری کی اسے مسلمانوں کے قبرستان میں بھی دفن ہونا نصیب نہ ہو سکا۔ سکندر مرزا غدار ختم نبوت تھا۔ لندن میں مرا ایران میں دفن ہوا۔ جب خمینی صاحب برسر اقتدار آئے تو ایرانی انقلابیوں نے قبر سے اس کی ہڈیاں نکال کر سمندر میں پھینک دیں۔ گورنر جنرل غلام محمد کو عیسائیوں کے قبرستان میں جگہ ملی۔ مولانا نے کہا کہ حاجی ملک کے وکیل جناب غوث علی شاہ صاحب نے مولانا محمد علی جالندھریؒ سے کہا کہ مولانا! کیس بڑا اہم ہے حاجی صاحب نے اقرار جرم کیا ہوا ہے ایسے میں سزا سے بچنے کی امید کم ہے لہٰذا آپ حاجی صاحب سے کہیں کہ وہ بیان میں کچھ نرمی کر لیں، مولینا نے کہا کہ میں یہ بات حاجی صاحب سے نہیں کہہ سکتا۔ آپ خود کہہ لیں۔ چنانچہ یہ دونوں حضرات حاجی صاحب کے پاس گئے اور اپنی آمد کا مقصد بتایا۔ یہ سن کر حاجی صاحب کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ اور وہ بھرائی ہوئی آواز میں کہنے لگے کہ میں عرصے سے اس کوشش میں لگا ہوا ہوں کہ مجھے خواب میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہو جائے۔ میں بڑے بڑے بزرگوں سے ملا۔

ان سے پوچھ کر وظیفے پڑھے لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ میں نے کئی مرتبہ حج کیے۔ روضۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر رو رو کر دعائیں کیں لیکن میرے دل کی تمنا پوری نہ ہو سکی جب سے میں اس بدبخت قادیانی گستاخ رسول کو قتل کر کے جیل کی آہنی سلاخوں اور تنگ و تاریک کوٹھڑی میں آیا ہوں کوئی رات میری خالی نہیں جاتی جس دن تاجدار ختم نبوت کی زیارت نہ ہو۔ لہٰذا اگر میں سولی پر بھی لٹکا دیا جاؤں تو میں اپنے اس اقدام سے منحرف نہیں ہو سکتا۔

نبیؐ کی عزت و حرمت پہ مرنا عین ایماں ہے
سر مقتل بھی ان کا ذکر کرنا عین ایماں ہے
ڈراتا ہے ہمیں دار و رسن سے کیوں اے ناداں
نبیؐ کے عشق میں سولی پہ چڑھنا عین ایماں ہے

مولانا نے کہا کہ میں کسی کو قتل کا مشورہ نہیں دیتا۔ ہم پرامن لوگ ہیں، ہماری جدوجہد پرامن ہے تاہم اتنی بات ضرور کہوں گا کہ صدارتی آرڈیننس کے بعد مرزائیوں کی جارحیت بڑھ گئی ہے۔ مرزائی ملک کے امن کو آگ لگانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس آرڈیننس کے بعد مولانا اسلم قریشی کا اغوا ہوا۔ اگر وہ مسئلہ حل کر دیا جاتا تو مولانا اللہ یار ارشد کا واقعہ رونما نہ ہوتا۔ اگر یہ دونوں مسئلے حل ہو جاتے تو ساہیوال میں مسلمانوں کی شہادت کا واقعہ پیش نہ آتا۔ اگر یہ سارے کیس حل ہو جاتے تو میرپور کا واقعہ رونما نہ ہوتا مگر حکومت کی طرف سے پے در پے ڈھیل نے قادیانیوں کو اتنا جری کر دیا ہے کہ انہوں نے تاریخی مسجد منزل گاہ میں عین نماز کے وقت اور رمضان المبارک کے مہینے میں بم پھینک کر دو مسلمانوں کو شہید اور متعدد کو زخمی کر دیا۔ اب منزل گاہ کیس میں ٹال مٹول سے کام لیا جا رہا ہے کبھی کہتے ہیں کہ فلاں نے یہ حرکت کی ہو گی کبھی کہتے ہیں فلاں نے۔

ٹال مٹول سے کام لیا جا رہا ہے میں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ یہ کھیل بند کرو کیس کو چلاؤ مجرموں کو سزا دو ورنہ یاد رکھو آج یہاں اس عظیم کانفرنس میں تحصیل کی اپیل پر انسانوں کا ایک سمندر اکٹھا ہوا ہے پھر یہاں سات سمندر اکٹھے ہو جائیں گے اور پھر اس کی ذمہ داری یہاں کی انتظامیہ پر ہو گی۔

مولانا مفتی محمد حسین صاحب

سکھر کی مشہور سماجی شخصیت حضرت مولانا مفتی محمد حسین صاحب نے قبل ازیں کانفرنس کی غرض و غایت بیان کی انہوں نے کہا کہ یہ عظیم الشان اجتماع مسلمانوں کے اجماعی اور متفق علیہ عقیدے ختم نبوت اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت شان کو اجاگر کرنے کے لیے منعقد کیا گیا ہے جس میں تمام مکاتب فکر جمع ہو کر یہ ثابت کر رہے ہیں کہ آج کے دور میں بھی حضور پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق آپ کی عزت و ناموس پر قربان ہونے اور جان و مال کا نذرانہ پیش کرنے کے لیے تیار ہیں۔ میں تمام مسلمان بھائیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے دور دراز کا سفر کر کے اس کانفرنس کی رونق کو دوبالا کیا اور عقیدۂ ختم نبوت سے اپنی والہانہ عقیدت و محبت کا ثبوت بہم پہنچایا۔ خاص طور پر صدر اجلاس جناب میاں عبد الباقی صاحب سجادہ نشین بھرچونڈی شریف کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ یہاں تشریف لائے۔ مفتی صاحب نے بتایا کہ تاریخی مسجد منزل گاہ کی بازیابی کے لیے مسلمانوں نے جو تحریک چلائی تھی اس میں پیر آف بھرچونڈی شریف حضرت میاں عبد الرحمن نے بھرپور جہاد کیا تھا جو ہماری تاریخ کا ایک حصہ ہے۔ آخر میں انہوں نے باہر سے آنے والے علماء کرام اور مقررین کا بھی شکریہ ادا کیا۔

مولانا عزیز الرحمن جالندھری

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن صاحب جالندھری نے شہداء ختم نبوت کو خراج تحسین پیش کیا اور تاریخی مسجد منزل گاہ کیس کے متعلق ایک قرارداد پیش کی۔

ملک میں ارتداد کا شرعی قانون فوراً نافذ کیا جائے ۔ مولانا محمد مراد

جامعہ حمادیہ منزل گاہ سکھر کے شیخ الحدیث اور ساکن منزل گاہ سکھر کے ایک بزرگ حضرت مولانا محمد مراد صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا یہ اجتماع مسلمانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر شہداء منزل گاہ کا ماتم اور زخمیوں کا رونا رونے کے لیے اکٹھا نہیں ہوا بلکہ قربانیاں دینا اسلام اور ناموس رسالت کے تحفظ کے لیے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرنا امت محمدیہ کا شروع سے دستور رہا ہے۔ مولانا محمد اسلم قریشی ہوں یا ساہیوال کے قاری بشیر احمد اور طالب علم اظہر رفیق، میرپور کے جان محمد زرداری ہوں یا تاریخی مسجد منزل گاہ سکھر کے شہداء جہاں اس اجتماع کا مقصد ان کو خراج تحسین پیش کرنا ہے وہاں ہمیں یہ فیصلہ بھی کرنا ہے کہ ہم اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک مجرموں کو کیفر کردار تک نہیں پہنچایا جاتا۔ مولانا مراد نے سکھر کے علماء کرام، طلباء، تاجر برادری اور دیگر تمام طبقوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے شہر میں مکمل ہڑتال کر کے جامع مسجد منزل گاہ پر مرزائی جارحیت اور غنڈہ گردی پر شدید احتجاج کیا اور باہمی اتحاد و اخوت کا بھرپور مظاہرہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ سکھر کے عوام آئندہ بھی اپنے اتحاد کو برقرار رکھیں گے۔ مولانا نے کہا کہ ہمارے پاس اللہ کے فضل و کرم سے عوام کی طاقت ہے ہم سب کچھ کر سکتے ہیں لیکن ہم پرامن لوگ ہیں اور ہم یہ دیکھتے ہیں کہ یہاں کی انتظامیہ منزل گاہ کیس کے مجرموں کے ساتھ کیسے نمٹتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکمران کہتے ہیں کہ ہم اسلام لائیں گے۔ آج پوری قوم کا ایک ہی مطالبہ ہے کہ ابتدائی طور پر وہ ملک میں ارتداد کی شرعی قانون نافذ کریں۔ مولانا نے سامعین سے پوچھا کیا آپ اس مطالبہ کی تائید کرتے ہیں عوام نے نعرے لگا کر اس مطالبے کی تائید کی۔

ہر مسلمان ختم نبوت پر غیر متزلزل یقین رکھتا ہے ۔ اسلام الدین شیخ

سکھر شہر کے میئر اور وفاقی وزیر مملکت برائے پیداوار جناب اسلام الدین شیخ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ حکومت اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے علماء اور مشائخ سے مکمل تعاون کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہر مسلمان عقیدۂ ختم نبوت پر غیر متزلزل یقین رکھتا ہے اور حکومت قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں کے انسداد و خاتمے کے لیے علماء کرام اور مشائخ عظام کے تعاون کا خیر مقدم کرے گی۔ انہوں نے منزل گاہ واقعہ کی مذمت کی اور کہا کہ مجلس عمل کے مطالبات کو اوپر تک پہنچانے کی پوری کوشش کروں گا۔ انہوں نے کانفرنس میں شرکت کی دعوت دینے پر کانفرنس کی انتظامیہ اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں کا شکریہ ادا کیا۔

کسی دور میں مرزائیوں نے اتنی جارحیت نہیں کی جتنی موجودہ دور میں کی ہے ۔ مولانا لقمان

کالعدم جمعیت علماء اسلام کے راہنما اور ملک کے مشہور خطیب مولانا محمد لقمان علی پوری نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہماری حکومت سے کوئی لڑائی نہیں اور نہ محمد ضیاء الحق صاحب کی ذات سے کوئی دشمنی ہے نہ اس سے پہلے خواجہ ناظم الدین وغیرہ سے ہماری کوئی دشمنی تھی ہمیں افسوس اس بات کا ہے کہ یہاں سکھر میں منزل گاہ مسجد میں بم پھینکا گیا۔ دو مسلمان شہید اور متعدد زخمی ہو گئے اس سے پہلے ساہیوال میرپور خاص میں تین مسلمان شہید ہو چکے ہیں مولانا اسلم قریشی کے کیس کو تین سال ہو چکے ہیں۔ مرزائیوں کی طرف سے ایسے واقعات لیاقت علی خاں، خواجہ ناظم الدین، سکندر مرزا ایوب خاں، یحییٰ خاں اور بھٹو صاحب کے دور میں بھی نہیں ہوتے جو اب موجودہ اسلام کی عملی حکومت کے دور میں ہو رہے ہیں۔

مولانا نے کہا کہ سکھر کیس پچاس دن ہو چکے ہیں۔ التوا میں پڑا ہوا ہے۔ گواہ موجود ہیں، ملزموں نے خود اقرار کیا ہے، تین دن یہاں ہڑتال ہوتی پر زور احتجاج؟ کیا گیا اب ہمیں کہا جا رہا ہے کہ ٹھہرو۔ انہوں نے کہا کہ اب یہ پالیسی نہیں چلنے دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ حکمرانو! یا تو مطالبات مانو ورنہ حکومت چھوڑ دو۔ مرزائی امریکہ و برطانیہ کے خود کاشتہ پودے ہیں جو ان کا یار ہوگا اور جو ختم نبوت کا مخالف ہوگا سب سے پہلے ہم اس کے مخالف ہوں گے ختم نبوت کے غداروں سے ہماری یاری نہیں ہو سکتی۔

حضور علیہ السلام کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔ مولانا اسعد تھانوی

مدرسہ اشرفیہ سکھر کے مہتمم مولانا محمد اسعد تھانوی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ آپ سب حضرات یہاں ختم نبوت اور ناموس رسالت کے تحفظ کے لیے اکٹھے ہوئے ہیں میرے لیے انتہائی مسرت کا مقام ہے کہ مجھے یہاں چند باتیں کہنے کا موقع ملا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کوئی نبی، کوئی قریہ اور کوئی زمانہ ایسا نہیں گزرا جس میں کوئی رسول یا نبی نہ گزرا ہو۔ جب ضرورت جہاں کو ہو گئی تو سب کے آخر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی بنا کر بھیجا۔ جتنے بھی نبی آئے کسی نبی کو عمومی رسالت عطا نہیں کی گئی۔ مثلاً موسیٰ کلیم اللہ، ابراہیم خلیل اللہ، عیسیٰ روح اللہ جیسے لقب عطا کیے گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واحد ہستی ہیں جنہیں عمومی رسالت سے نوازا گیا اور فرمایا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ، دوسرے نبیوں کا علاقہ متعین تھا۔ کیونکہ وہ ایک متعین مدت، متعین علاقے اور متعین زمانے کے لیے رسول بنا کر بھیجے گئے تھے۔ لیکن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ساری کائنات کے لیے نبی اور رسول بنا کر بھیجے گئے جن کے بعد کسی قسم کا کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہوگا۔ مولانا نے کہا کہ ہر نبی کو اسی کی مادری زبان میں وحی ہوتی۔ کچھ عرصہ پہلے مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا اس کی مادری زبان پنجابی لیکن اس نے طرح طرح کے جو الہام گھڑے ہیں وہ کوئی اردو میں ہے کوئی انگریزی میں اور کوئی عربی میں جنہیں وہ خود بھی نہیں سمجھ سکا۔ مولانا نے منزل گاہ سکھر کے واقعہ کی مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ یہ کیس جلد چلایا جائے اور مجرموں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

حکمران مسلمانوں کے صبر کا امتحان نہ لیں اور نوشتہ دیوار پڑھیں: اکبر ساقی

کالعدم جمعیت علماء پاکستان کے راہنما جناب ملک اکبر ساقی نے مجلس عمل کے عہدہ داران، مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں اور کارکنوں نیز کانفرنس کی انتظامیہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ صبح جب طلوع ہوتی ہے تو اپنی آمد کی اطلاع دیتی ہے کچھ نشانات ایسے ظاہر ہوتے ہیں جن سے پتہ چل جاتا ہے اب صبح قریب ہے، ستارے چمک چھوڑ دیتے ہیں، چاند جگمگانا چھوڑ دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت آدم آئے، نوح آئے ابراہیم خلیل اللہ آئے، اسمٰعیل ذبیح اللہ آئے نبوت کے یہ چاند ستارے اپنے اپنے وقت میں جگمگاتے رہے لیکن جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو بقول شاعر

صحن چمن کو اپنی بہاروں پہ ناز تھا
وہ آ گئے تو ساری بہاروں پہ چھا گئے

ملک صاحب نے کہا کہ افسوس کا مقام ہے کہ پاکستان جسے اسلام اور نظام مصطفیٰ کیلئے حاصل کیا تھا اور جس کیلئے برصغیر کے مسلمانوں نے بے شمار قربانیاں دیں آج اس ملک میں ناموس رسالت کے تحفظ کا مطالبہ کرنے کے لئے کانفرنس منعقد کی جا رہی ہے۔ ۳۸ سال سے یہاں مقام مصطفیٰ کا تحفظ نہیں کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ اسلم قریشی کو اغواء ہوئے تین سال ہو چکے ہیں کسی کا کوئی عزیز فوت ہو جائے تو وہ رو دھو کر صبر کر لیتے ہیں لیکن کوئی اس ماں کے دل سے پوچھے جس کے بیٹے کو اغواء کیا گیا ہے کہ اس کے دل پر کیا بیت رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلم قریشی ہو یا دوسرے شہداء ختم نبوت ان کو خراج تحسین پیش کرنے والے اور ان کی یاد میں آنسو بہانے والے لاکھوں موجود ہیں حکمرانو جب تم اقتدار سے نکلو گے تو تمہیں رونے والا بھی کوئی نہیں ہوگا۔ ہم انہیں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کے جذبات کا احساس کریں۔ قادیانیوں سے متعلق آرڈیننس پر فوراً عمل کرائیں اور مسلمانوں کے صبر کا امتحان نہ لیں میں حکمرانوں سے کہتا ہوں کہ وہ، نوشتہ دیوار پڑھ لیں اگر وہ تاخیری حربوں سے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھنڈا کرنا چاہتے ہیں۔ تو وہ سن لیں کہ ایسا نہیں ہوگا۔

یہ مطالبات کا وقت نہیں میدان عمل میں نکلیں، مولانا ضیاء القاسمی

خطیب پاکستان مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مرزائیوں کی پے در پے متشددانہ کارروائیوں کے بعد حالات اس مقام پر پہنچ چکے ہیں کہ میرے خیال میں مطالبہ کرنا کہ یہ کرو اور وہ کرو میں اس کو صحیح نہیں سمجھتا بلکہ ہمیں چاہیے کہ ہم خود میدان عمل میں نکلیں۔ مولانا نے کہا کہ میرا یہ مطلب نہیں کہ میں آپ کو کسی غیر قانونی اقدام کی تلقین کر رہا ہوں بلکہ ہم قانون کی حدود کے اندر رہتے ہوئے بھی کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ انہوں نے باہمی اتحاد و اتفاق پر زور دیا۔ یہ بھی نشست صدر جلسہ حضرت میاں عبدالخالق صاحب پیر آف بھرچونڈی شریف کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

کانفرنس کی آخری نشست جمعہ ۲ مولائی کو بعد نماز عشاء منعقد ہوئی جس کی صدارت مرشد العلماء پیر طریقت حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہٗ امیر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان و مرکزی صدر آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت نے کی۔

سندھ اسمبلی میں منزل گاہ کیس کو پیش کرنے کی اجازت نہیں دی گئی

• منور خاں ایم پی اے

سکھر سے صوبائی اسمبلی کے ممبر جناب الحاج منور خان صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میرے لیے یہ بات انتہائی مسرت کا باعث ہے کہ مجلس کی اس عظیم کانفرنس میں شرکت کا موقع ملا۔ میں مخلصین کانفرنس کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے مجھے کانفرنس میں شرکت کا موقع دیا۔ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ادنیٰ غلام ہوں۔ ختم نبوت کے بغیر ایمان کامل نہیں ہو سکتا۔ منکرین ختم نبوت ملک میں تو رہ سکتے ہیں لیکن مسلمانوں کی اصطلاحات اور شعائر اسلام استعمال کرنے کی انہیں قطعاً اجازت نہیں دی جا سکتی۔ انہوں نے کہا کہ منزل گاہ سکھر کے واقعہ پر تمام مسلمانوں کے دل زخمی ہیں۔ انہوں نے کہا میں اس کیس کو حکومت سندھ تک پہنچانے اور مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانے کی پوری پوری کوشش کروں گا۔ انہوں نے کہا کہ یہ بات قابل غور ہے کہ مسجد منزل گاہ کے مجرموں پر ایک ماہ ہونے کے باوجود مقدمہ نہیں چلایا گیا۔ صوبائی اسمبلی سندھ کے تین اراکین اور میں نے سندھ اسمبلی میں اس واقعہ کو پیش کرنا چاہا لیکن افسوس کہ اجازت نہیں دی گئی۔ انہوں نے مجلس کے اتحاد و اتفاق کی اپیل کی اور کہا کہ حضور ﷺ کی ناموس رسالت کے لیے اسمبلی کی ممبری تو کیا چیز ہے اگر مجھے اپنی جان کا نذرانہ بھی پیش کرنا پڑا تو اس سے بھی دریغ نہیں کروں گا۔

مجلس عمل کا دوسرا نام پاکستان بچاؤ تحریک ہے، ندیم

مجلس تحفظ حقوق اہل سنت کے ناظم اعلیٰ مولانا سید عبدالمجید شاہ صاحب ندیم نے کانفرنس کی انتظامیہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ مسئلہ متعین ہے۔ اسمیں کوئی ابہام نہیں اور یہ مسئلہ پوری کانفرنس پہ بھاری ہے اور وہ یہ کہ ملک کو مرزئیت کے ہولناک اور خطرناک فتنے سے بچایا جائے جس کی جارحیت اور بربریت واضح ہے انہوں نے کہا کہ اس ملک کے مستقبل کو اس وقت تک کوئی طاقت نہیں بچا سکتی جب تک اس ملک کے نظریہ کا تحفظ نہ ہو اور وہ نظریہ اسلام ہے۔ اسلام وہ جس کی عملی تشریح دور خلافت راشدہ میں سامنے آ چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسئلہ ختم نبوت اسلام کی پہلی خلافت میں جانشین پیغمبر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں طے پا چکا ہے اور تحریک تحفظ ختم نبوت کی بنیاد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عہد میں رکھی گئی تھی۔ جس کی بنیاد میں سینکڑوں فرزندان اسلام کی جانیں کام آئیں انہوں نے کہا کہ عیسائیوں کو یا دوسری اقلیتوں کو جو ملکی قوانین کی پابندی کریں وہ غیر مسلم اقلیت کی حیثیت سے اسلامی حکومت میں رہ سکتے ہیں لیکن ختم نبوت کے غدار نہیں رہ سکتے۔ اگر کسی حکومت میں ایسا ہے تو وہ حکومت اسلامی کہلانے کی حقدار نہیں ہے۔ مولانا نے کہا کہ مرزائیت انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے۔ اسے تحفظ دینے اور خطرات سے بچانے کیلیے۔ مغربی سامراج نے ہمیشہ بین الاقوامی پالیسیوں پر اثر انداز ہونے کی کوشش کی ہے آج جب ہم قادیانی مرتدوں کے بارے میں اپنے مسلمان حکمرانوں سے کوئی مطالبہ کرتے ہیں تو ہمارے سر ندامت سے جھک جاتے ہیں۔ مولانا نے کہا کہ آزادی ملتے ہی ایک ختم نبوت کے غدار کو وزارت خارجہ جیسے منصب پر بٹھانا اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ سنگین مذاق تھا جس کی وجہ سے قادیانی ملک اور بیرونی دنیا میں اسلام کے خلاف مورچے لگاتے بیٹھے ہیں۔ تبلیغ اسلام کے نام پر ان کے مخفی دستے گئے اور غیر اسلامی لٹریچر روانہ کیا گیا انہوں نے کہا اگر چوہدری ظفر اللہ کے ہاتھ میں وزارت خارجہ کا منصب نہ ہوتا تو ہمیں قومی بحران سے دوچار ہونا پڑتا اور مشرقی پاکستان کی علیحدگی کا المیہ رونما نہ ہوتا۔ مجلس عمل چاہتی ہے۔ کہ یہاں پھر سابقہ حالات کا اعادہ نہ ہو اور اگر مجلس عمل کے مطالبات کو ٹالا گیا تو قادیانی ملک کو پھر ویسے ہی حالات سے دوچار کر دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ مجلس عمل پاکستان بچاؤ تحریک ہے بات دور تک ہے۔ اب وقت ٹالے بغیر مجلس عمل کا اجلاس بلایا جائے گا۔ اور پھر مسلمان اپنی جانیں ہتھیلی پہ رکھ کر آئیں گے آخر یہ کونسا اسلام ہے کہ ختم نبوت کے پروانوں پر گولیاں چلائی جا رہی

باقی صفحہ ۲۲ پر

WEEKLY KHATME-NUBBUWAT KARACHI
Registered S. No. 3220

خدا کا حکم، پیغمبر کا فرماں لے کے آیا ہوں

میں سینۂ زخمی، چشمِ گریاں لے کے آیا ہوں
لبوں پہ تیرا شکوہ اے مسلماں لے کے آیا ہوں

تیری غفلت سے جو گم ہو چکی ہے، ایک مدت سے
وہی تیری متاعِ عقل و ایماں لے کے آیا ہوں

یہ غیرت ہے، یہ جرأت ہے، یہ خودداری یہ ہمت ہے
تُو زندہ رہ سکے جس سے وہ ساماں لے کے آیا ہوں

بہت افسانے تُم نے سُن لئے فرقہ پرستوں کے
سبق پڑھ لے اخوّت کا میں قرآں لے کے آیا ہوں

بقا ہے اتحادِ باہمی میں، موت ہے ورنہ
خُدا کا حکم، پیغمبر کا فرماں لے کے آیا ہوں

ٹپکتا ہے لہو جن سے ترپّن ۱۹۵۳ء کے شہیدوں کا
وہ خنجر لے کے آیا ہوں وہ پیکاں لے کے آیا ہوں

دکھانے کو میں ان مرزائیوں کا ظلم و سفاکی
تڑپ بیواؤں کی اشکِ یتیماں لے کے آیا ہوں

اُٹھو ظالم کا سر کچلیں تمہیں غیرت نہیں آتی
میں بے کس بیبیوں کے چاک داماں لے کے آیا ہوں

لہو سے کی جو منزل گاہ میں روشن شہیدوں نے
شبِ غم میں وہی شمعِ فروزاں لے کے آیا ہوں

امینِ حق تو یہی ہے ہر مسلماں اب پکار اُٹھے
شہادت کے لئے خونِ رگِ جاں لے کے آیا ہوں

شاعرِ ختمِ نبوت سید امین گیلانی